بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

شمارہ 10

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

19/جمادی الثانی 1439 ہجری قمری • 8/امان 1397 ہجری شمسی • 8/مارچ 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِکُلٍّ وِّجۡهَۃٌ
هُوَ مُوَلِّیۡهَا
فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ
(سورۃ البقرہ:149)

ترجمہ: اور ہر ایک کے لئے
ایک مطمح نظر ہے
جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے
پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر
سبقت لے جاؤ

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2/مارچ 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جیسا کہ فرشتہ نے کہا تھا کہ
یہ روٹی تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے
اِسی طرح خدائے کریم مجھے اور میرے ساتھ کے درویشوں کو
ہر روز اپنی طرف سے یہ دعوت بھیجتا ہے پس ہر روز نئی دعوت اُس کی، ہمارے لئے ایک نیا نشان ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۲۰۔نشان۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کے متعلق خدا نے میرے لئے ایک نشان ظاہر کیا تھا۔ چونکہ اس نشان کے اول گواہ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر ہیں اس لئے انہیں کے ہاتھ کا خط بطور شہادت ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے:۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود الصلوٰۃ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ جناب عالی مجھے جو کچھ معلوم ہے خدمت میں عرض کرتا ہوں اور وہ یہ کہ جب کتاب اُمّہات المؤمنین عیسائیوں کی طرف سے اپریل ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی تھی تو انجمن حمایت اسلام لاہور کے ممبروں نے گورنمنٹ میں اس مضمون کا میموریل بھیجا تھا کہ اس کتاب کی اشاعت بند کی جائے اور اُس کے مصنف سے جس نے ایسی گندی کتاب لکھی ہے باز پُرس ہو۔ اُن ایام میں یہ عاجز لاہور میں دفتر اکونٹنٹ جنرل میں ملازم تھا اور دو چار روز کے واسطے کسی رخصت کی تقریب پر قادیان آیا ہوا تھا جبکہ حضور کی خدمت میں اُن کے میموریل کا ذکر کیا گیا تو مجھے خوب یاد ہے کہ حضور بہت سے آدمیوں کے ساتھ جن میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم.اے بھی تھے باغ کی طرف سیر کو جا رہے تھے۔ تب حضور نے فرمایا کہ یہ بات انجمن نے ٹھیک نہیں کی۔ ہم اس میموریل کے سخت مخالف ہیں۔ چنانچہ حضور نے اس مخالفت کو اپنی ایک تحریر میں جو بصورت میموریل بخدمت گورنمنٹ بھیجی تھی صاف طور پر ۴/مئی ۱۸۹۸ء کو شائع بھی کر دیا تھا، جس پر انجمن والوں نے بہت شور مچایا اور اخباروں میں حضور کے بر خلاف مضمون شائع کئے۔ اُنہیں دنوں میں جب حضور باہر سیر کرنے کو گئے تو حضور نے فرمایا تھا کہ ہمیں انجمن حمایت اسلام لاہور کی اس کارروائی کے متعلق الہام ہوا ہے کہ سَتَذۡکُرُوۡنَ مَاۤ اَقُوۡلُ لَکُمۡ وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ۔ اور اس کے ترجمہ اور تفہیم میں حضور نے فرمایا کہ عنقریب انجمن والے میری بات کو یاد کریں گے کہ اس طریق کے اختیار کرنے میں ناکامی ہے اور جس امر کو ہم نے اختیار کیا ہے یعنی مخالفین کے اعتراضات کو ردّ کرنا اور اُن کا جواب دینا اس امر کو خدا تعالیٰ کو سونپتا ہوں یعنی خدا میرے کام کا محافظ ہوگا مگر وہ ارادہ جو انجمن والوں نے کیا ہے کہ اُمّہات المؤمنین کے مؤلف کو سزا دلائیں اس میں اُن کو کامیابی ہرگز نہ ہوگی اور بعد میں اُن کو یاد آئے گا کہ جو پیش از وقت بتلایا گیا تھا وہ واقعی اور درست تھا اس الہام کے سُننے کے ایک دو دن کے بعد جب میں واپس لاہور گیا تو حسب معمول مسجد گمٹی بازار لاہور میں ایک جلسہ کیا گیا اور اُس جلسہ میں یہ عاجز اپنے قادیان کے سفر کی رپورٹ سناتا تھا۔ چنانچہ حضور کا یہ الہام اور اُس کی تشریح ایک گروہ کثیر کو وہاں سنائی گئی اور ہنوز میں سنا ہی چکا تھا کہ ایک شخص نے خبر دی کہ انجمن کو لفٹننٹ گورنر کی طرف سے جواب آ گیا ہے اور اُن کا میموریل نامنظور ہوا ہے اور مؤلف رسالہ اُمّہات المؤمنین کسی قانون کے مواخذہ کے نیچے نہیں آ سکتا۔ تب اس خبر کا سننا تمام حاضرین جلسہ کے واسطے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا اور سب نے خدا تعالیٰ کے عجیب کاموں پر اُس کی حمد کی۔ (راقم) حضور کی جوتیوں کا غلام محمد صادق۔

۱۲۱۔نشان۔ جن دنوں میں ۴/اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ واقع ہوا تھا، اُس وقت چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو خبر ملی تھی کہ اسی زلزلہ پر حصر نہیں اور بھی زلزلے آئیں گے۔ اِس لئے میں مصلحتاً باغ میں معہ عیال و اطفال اور اکثر اپنی جماعت کے لوگوں کے چلا گیا تھا اور وہاں ایک بڑے میدان میں دو خیمے لگا کر ہم بسر کرتے تھے اُنہیں دنوں میں میرے گھر کے لوگ سخت بیمار ہو گئے تھے کسی وقت تپ مفارقت نہیں کرتا تھا اور کھانسی ساتھ تھی۔ میرے مخلص دوست مولوی حکیم نور دین صاحب علاج کرتے تھے مگر فائدہ محسوس نہ ہوتا تھا یہاں تک نوبت پہنچی کہ نشست و برخاست سے عاری ہو گئی۔ چارپائی پر بیٹھا کر خیمہ میں شام کے وقت عورتیں لے جاتی تھیں اور صبح چارپائی پر باغ میں لے آتی تھیں اور دن بدن جسم لاغر ہوتا جاتا تھا۔ آخر میں نے توجہ سے دُعا کی تب الہام ہوا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیۡ سَیَهۡدِیۡنِ یعنی میرا رب میرے ساتھ ہے عنقریب وہ مجھے بتلا دے گا کہ مرض کیا ہے اور علاج کیا ہے اس الہام سے چند منٹ بعد ہی میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ بیماری بباعث حرارتِ جگر ہے اور دل میں ڈالا گیا کہ کتاب شفاء الاسقام کا نسخہ اس کیلئے مفید ہوگا سو وہ نسخہ بنایا گیا اور وہ قرص تھے۔ جب تین یا چار قرص کھائے گئے تو ایک دن صبح کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ عبدالرحمن نام ایک شخص ہمارے مکان میں آیا ہے اور وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ بخار ٹوٹ گیا۔ اور یہ عجیب قدرت الٰہی ہے کہ ایک طرف یہ خواب دیکھی گئی اور دوسری طرف جب میں نے نبض دیکھی تو بخار کا نام و نشان نہ تھا۔

۱۲۲۔نشان۔ عرصہ تیس برس کے قریب گزرا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلند چبوترہ ہے جو دوکان کے مشابہ ہے اور شائد اُس پر چھت بھی ہے اس میں ایک نہایت خوبصورت لڑکا بیٹھا ہے جو قریباً سات برس کی عمر کا تھا۔ میرے دل میں گزرا کہ یہ فرشتہ ہے۔ اُس نے مجھے بُلایا یا میں خود گیا یہ یاد نہیں لیکن جب میں اُس کے چبوترہ کے پاس جا کر کھڑا ہوا تو اس نے ایک نان جو نہایت لطیف تھا اور چمک رہا تھا اور بہت بڑا تھا گویا چار نان کے مقدار پر تھا اپنے ہاتھ میں پکڑ کر مجھے دیا اور کہا کہ یہ نان لو یہ تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ سو دس برس کے بعد اس خواب کا ظہور ہو گیا۔ اگر کوئی دل کی صفائی سے قادیان میں آ کر رہے تو اُسے معلوم ہوگا کہ وہی روٹی جو فرشتے نے دی تھی، دو وقت ہمیں غیب سے ملتی ہے۔ کئی عیالدار دو وقت یہاں سے روٹی کھاتے ہیں۔ کئی نابینا اور اپاہج اور مسکین دو وقت اس لنگر خانہ سے روٹی لے جاتے ہیں اور ہر ایک طرف سے مہمان آتے ہیں اور اوسط تعداد روٹی کھانے والوں کی ہر روز دو سو اور کبھی تین سو اور کبھی زیادہ ہوتی ہے جو دو وقت اس لنگر سے روٹی کھاتے ہیں اور دوسرے مصارف مہمان داری کے الگ ہیں اور اوسط خرچ بہت کفایت شعاری سے پندرہ سو روپیہ ماہواری ہوتا ہے مگر اور کئی متفرق خرچ ہیں جو اس کے علاوہ ہیں اور یہ خدا کا معجزہ بیس برس سے میں دیکھ رہا ہوں کہ غیب سے ہمیں وہ روٹی ملتی ہے اور نہیں معلوم ہوتا کہ کل کہاں سے آئے گی لیکن آ جاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ کے حواریوں کی تو یہ دعا تھی کہ اے خدا ہمیں روز کی روٹی دے لیکن خدائے کریم ہمیں بغیر دعا کے ہر روز کی روٹی دے رہا ہے اور جیسا کہ فرشتہ نے کہا تھا کہ یہ روٹی تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے اِسی طرح خدائے کریم مجھے اور میرے ساتھ کے درویشوں کو ہر روز اپنی طرف سے یہ دعوت بھیجتا ہے پس ہر روز نئی دعوت اُس کی ہمارے لئے ایک نیا نشان ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 287)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بانی دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی کی آمد کے قائل تھے!!

روزنامہ انقلاب ممبئی 8 دسمبر 2017 میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کا ایک مضمون بعنوان ’’قادیانیوں کو احتساب کی نیت سے سوچنا اور یہ نتیجہ نکالنا ہوگا کہ وہ کس قدر غلطی پر ہیں‘‘ شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں مولانا صاحب نے سیّدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خصوصیت کے ساتھ یہ الزامات عائد کئے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اللہ جل شانہ کی شان میں حد درجہ گستاخی کی ہے۔ دراصل مولانا صاحب نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض رؤیا و کشوف کا ذکر کیا ہے جو دراصل تعبیر و تفسیر طلب ہوتے ہیں۔ ان رؤیا و کشوف کو ظاہر پر محمول کر کے مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ ’’غور کیجئے کہ اس میں ذات باری تعالیٰ کی کس درجے کی اہانت ہے‘‘ حالانکہ مولانا صاحب کو یہ دیکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے جن رؤیا و کشوف کا ذکر فرمایا ہے، آپؑ نے خود اس کے کیا معانی و مطالب بیان فرمائے ہیں۔ اُن معانی و مطالب کو چھوڑ کر اپنی طرف سے اُنہیں ظاہر پر محمول کر کے یہ کہنا کہ آپ نے اللہ کی شان میں گستاخی کی ہے بالکل ناانصافی اور حد درجہ جہالت کی بات ہے۔ بلکہ یہ تو تجاہل عارفانہ ہے۔ ایک بچہ بھی جو خواب دیکھتا ہے تو اس کو ظاہر پر محمول نہیں کرتا اور پوچھتا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ پھر یہ مولانا اور علامہ کہلا کر ایسی جہالت کی بات کس طرح کرتے ہیں ہمیں بہت حیرت ہوتی ہے۔

ہم اپنے قارئین کو بتاتے چلیں کہ گرچیکہ مولانا صاحب نے بطور خاص یہی اعتراض کیا ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے لیکن مضمون کے ابتدا میں مولانا نے بطور تمہید کچھ اور اعتراضات بھی کئے ہیں، اُن کا جواب دینا بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں :

’’اگرچہ اس بات پر پوری اُمت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت تمام ہو چکا ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی شخص آپ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کوئی اس دعویٰ کو قبول کرتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر سنّی، شیعہ، دیوبندی، بریلوی، مقلدین اور غیر مقلدین اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ بالکل غلط تھا اور جو لوگ ان کے نبی یا مصلح ہونے پر یقین رکھتے ہیں اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور جنہیں مسلمان قادیانی کہا کرتے ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں۔ ان کی جماعت مسلمان فرقوں اور جماعتوں میں سے ایک جماعت نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا گروہ ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف بغاوت کی ہے اور انہیں اعداء اسلام کی طرف سے اسلام کو کمزور کرنے اور شریعت محمدی پر حملہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اسی لئے یہود و نصاریٰ سے لیکر ہمارے ملک کے فرقہ پرستوں تک اسلام سے بغض رکھنے والے تمام لوگ ان کی پشت پر ہیں۔‘‘

مذکورہ عبارت میں مولانا صاحب نے دو بڑے الزامات عائد کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ جماعت نے سیّدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف بغاوت کی ہے اور دوسرے یہ کہ جماعت کو دشمن اسلام کی طرف سے کھڑا کیا گیا ہے اور ان کی پشت پناہی جماعت کو حاصل ہے۔ گرچیکہ یہ اعتراضات سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت پر سوا سو سال سے مسلسل کئے جا رہے ہیں اور اس کا کافی و شافی جواب ہر زمانہ میں دیا جاتا رہا ہے، پھر بھی ہم جواب دینے سے نہیں تھکتے اور آج بھی ایسے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں محض اس نیت سے کہ شاید کوئی اللہ کا بندہ ہدایت پا جائے۔

جواب دینے سے قبل مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کا مختصر تعارف کرا دیتے ہیں۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ یہ بھارت کے نامور فقیہ، متعدد فقہی کتابوں کے مصنف اور شرعی علوم کے محقق ہیں۔ نیز آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے معتمد، اسلامک فقہ اکیڈمی کے معتمد عمومی، حیدرآباد دکن میں واقع المعہد العالی الاسلامی کے بانی، سہ ماہی بحث و نظر کے مدیر، دار العلوم ندوۃ العلماء کی مجلس انتظامی اور مجلس نظامت کے رکن اور متعدد مدارس اور تنظیموں کے سرپرست ہیں۔ اب ہم ان کے اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔

مولانا صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ :

’’پوری اُمت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت تمام ہو چکا ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی شخص آپ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کوئی اس دعویٰ کو قبول کرتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے۔‘‘

مولانا صاحب کا یہ دعویٰ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ اُمت مسلمہ کا ہرگز اس بات پر اجماع و اتفاق نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت بند ہوگئی ہے۔ علماءِ اُمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نبی کے آنے کے قائل ہیں جسے ظلی، بروزی، یا تابع نبی بھی کہہ سکتے ہیں۔ شرعی نبی کے آنے کا کوئی بھی قائل نہیں، کیونکہ شریعت اب مکمل ہوگئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری شرعی نبی ہیں۔ اب قیامت تک کوئی شرعی نبی نہیں آسکتا۔ ہاں علماء کرام اس بات کے قائل ہیں کہ غیر شرعی نبی آسکتا ہے، جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع اور غلام نبی کہہ سکتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم بانی دیوبند مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کا حوالہ پیش کرتے ہیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کے آنے کے قائل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :

(الف) ’’بعد حمد و صلوٰۃ کے، قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اوّل معنیٰ خاتم النّبیین[۱] معلوم کرنے چاہئیں تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام[۲] کے خیال میں تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپؐ کا زمانہ انبیاءِ سابق کے زمانہ کے بعد اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم[۳] پر روشن ہوگا کہ تقدّم و تأخر زمانی میں بالذّات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے‘‘

(کتاب تحذیر الناس، ناشر مکتبہ تھانوی دیوبند ۲۴۷۵۵۴، صفحہ ۴، مطبع تھانوی آفسیٹ پرنٹرس دیوبند، سن اشاعت مندرج نہیں)

مندرجہ بالا عبارت کی تشریح میں حاشیہ میں لکھا ہے :

۱۔ یعنی آیت کریمہ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین فرمایا گیا ہے اول اس کے معنی سمجھنے چاہئیں۔

۲۔ یعنی عوام کا خیال تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم فقط اس معنی کر خاتم النّبیین ہیں کہ آپ سب سے آخری ہیں یعنی یہ عوام کا خیال ہے جس میں حضور صلعم کی فضیلت کما حقہ کا اظہار نہیں ہوتا ہے۔ ۳۔ عوام کے اس خیال کے مطابق یعنی محض تقدم و تأخر زمانی سے آنحضرت صلعم کیلئے بالذات کوئی خاص فضیلت ثابت نہیں ہوتی ہے حالانکہ منطوق قرآن بیان فضیلت کامل کیلئے ہے۔ لہٰذا خاتم النّبیین کے ایسے معنی لینے چاہئیں کہ جس سے پورے طور پر کامل و اکمل فضیلت محمدی صلعم ثابت ہو۔

(حاشیہ کتاب تحذیر الناس، صفحہ 4)

پھر آگے چل کر مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی تحریر فرماتے ہیں :

(ب) ’’اگر بالفرض آپؐ کے زمانہ میں یا بالفرض آپؐ کے بعد بھی کوئی نبیفرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمد یہ میں فرق نہ آئیگا۔‘‘ (حاشیہ کتاب تحذیر الناس، صفحہ 21)

اب ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب بانی دیوبند دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟ کیونکہ آپ بعد زمانہ نبوی اِمکان نبوت کے قائل ہیں۔ آپ واضح طور پر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اس بات پر نہیں کہ آپؐ سب سے آخر پر آئے بلکہ اللہ جل شانہ نے آپ کو خاتم النّبیین کا جو عظیم الشان خطاب عطا فرمایا یہ مقامِ مدح میں فرمایا ہے۔ اس کا مطلب سب سے آخر پر آنے والا، یا سب نبیوں کو ختم کرنے والا نہیں بلکہ یہ آیت مقام مدح میں ہے، اور محض تقدّم و تأخر زمانی میں بالذات کچھ مدح و فضیلت نہیں۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کیلئے ہم یہ بھی عرض کر دیں کہ خاتم النّبیین کے متعلق ان کے جو خیالات ہیں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے مطابق عوام کے خیالات ہیں، اہل فہم کے خیالات نہیں۔

وہ مقامِ مدح کیا ہے جو مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے فرمایا ہے، اس کی بھی تشریح کر دینا ہم ضروری سمجھتے ہیں سو جاننا چاہئے کہ خاتم النّبیین کا مطلب ہے (1) تمام نبیوں سے افضل۔ (2) وہ نبی جس میں نبوّت اپنے اتمام و اکمال کو پہنچ گئی ہو جس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا۔ (3) نبیوں کی مہر، کیونکہ خاتم کا ایک مطلب مہر بھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رُوحانیت کا کوئی بھی مقام و مرتبہ آپؐ کی مُہرِ تصدیق کے بغیر اب کسی کو نہیں مل سکتا۔ اسکی تصدیق یہ آیت کرتی ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ یعنی تُو کہہ دے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو تُم میری پیروی کرو اسکے نتیجہ میں اللہ بھی تم سے محبت کرنے لگے گا۔ پس جبکہ اللہ کی محبت آپؐ کی پیروی پر موقوف ہے تو رُوحانیت کا کوئی مقام و مرتبہ ملنا آپؐ کی پیروی یا آپؐ کی مہرِ تصدیق کے بغیر کیسے ممکن ہے۔ (4) خاتم النّبیین کا ایک مطلب ہے نبیوں کا رُوحانی باپ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپؐ کے جسمانی باپ ہونے کی نفی کی ہے کیونکہ جسمانی باپ ہونا ایک ادنیٰ درجہ ہے۔ البتہ رُوحانی باپ ہونا ایک بہت بڑا درجہ ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب کی آیت نمبر 41 میں جہاں آپؐ کے جسمانی باپ ہونے کی نفی کی ہے وہاں آپؐ کو تمام نبیوں کا رُوحانی باپ قرار دیا جو ایک عظیم الشان مقام و مرتبہ ہے۔ (5) خاتم النّبیین کا ایک مطلب یہ ہے کہ آپؐ آخری شرعی نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد اب کوئی شرعی نبی نہیں آسکتا اور نہ کوئی شرعی کتاب آسکتی ہے۔ قرآن مجید آخری شریعت ہے، قیامت تک کیلئے ہے اور آپؐ آخری شرعی نبی تمام بنی نوع انسان کیلئے، تمام دُنیا کیلئے ہیں۔ لیکن آپؐ کی پیروی میں اور آپؐ کی غلامی میں نبی آسکتا ہے جس کی تصدیق یہ آیت کرتی ہے وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا○ یعنی جو کوئی بھی اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ نبی، صدیق، شہید اور صالح، ان میں سے کوئی بھی انعام پا سکتا ہے۔ اگر کہو کہ نبی نہیں بن سکتا جیسا کہ ہمارے غیر احمدی بھائی کہتے ہیں تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ صدیق، شہید اور صالح بھی نہیں بن سکتا۔ (6) خاتم النّبیین کے معنوں میں یہ مفہوم بھی داخل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال اطاعت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے الہام و کلام سے بھی مشرف فرماتا ہے، کیونکہ جس نبی کی پیروی کے نتیجہ میں نبوت مل سکتی ہے اسکی پیروی کے نتیجہ میں مکالمات الٰہیہ کا شرف کیوں نصیب نہیں ہوسکتا؟ اگر پہلے نبیوں کی پیروی کے نتیجہ میں مکالمات الٰہیہ کا شرف نصیب ہوتا رہا ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں یہ شرف بدرجہ اولیٰ نصیب ہونا چاہئے۔

خاتم النّبیین کے جو معانی و مطالب اُوپر بیان کئے گئے ہیں وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مطابق ہیں۔ ہمارے غیر احمدی بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین اِن معنوں میں ضرور مانتے ہیں کہ آپ سب سے اعلیٰ و افضل نبی ہیں لیکن خاتم النبیین کی تشریح ایسی فرماتے ہیں کہ ساری خوبیاں آپ سے چھین لیتے ہیں۔ مثلاً آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کے نتیجہ میں ظلی، بروزی یا امتی نبی نہیں آسکتا۔ گویا ایک عظیم الشان انعام جس کا دروازہ نہ تو اللہ نے بند کیا اور نہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے، اُس دروازے کو یہ بند کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ آپؐ کے بعد وحی و الہام کا دروازہ بند ہوگیا۔ گویا وہ فیض جو پہلی امتوں میں ان کے نبی کے بعد جاری رہا وہ فیض آپؐ نے اپنی امت میں جاری نہیں کیا بلکہ بند کر دیا۔ گویا نبوت بھی بند، الہام و کلام کا سلسلہ بھی بند۔ روحانیت کے سارے راستے بند تو پھر اس نبی اور اس امت کی فضیلت کیا ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہیں اُسی جگہ یہ اشارہ بھی فرما دیا ہے کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رُو سے اُن صلحاء کے حق میں باپ کے حکم میں ہیں جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کی جاتی ہے اور وحی الٰہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ جلّ شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مَردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور خاتم الانبیاء ہے۔ اب ظاہر ہے کہ لٰکِنۡ کا لفظ زبان عرب میں استدراک کے لئے

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ایک مومن کو، ایک ایسے شخص کو جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کیلئے پیدا کیا ہے

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے طریق بھی بتائے جن میں عملی حصہ بھی ہے یعنی ظاہری حرکات وسکنات اور دعاؤں کے الفاظ بھی ہیں جسے ذکر بھی کہہ سکتے ہیں

نماز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں، یعنی ظاہری حرکات بھی ہیں اور ذکر بھی ہے، دعائیں بھی ہیں، لیکن نمازوں کے علاوہ بھی ذکر اور دعائیں اور خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ایک مومن کا کام ہے

قرآن کریم میں ہی اللہ تعالیٰ نے بہت سی دعائیں مختلف انبیاء کے حوالے سے بتائی ہیں
جو ہم نماز میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور چلتے پھرتے ذکر کے طور پر بھی پڑھتے ہیں اور پڑھ سکتے ہیں

آج میں ایک ذکر کے بارے میں بھی بتانا چاہتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت بھی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اتری ہوئی دعائیں بھی ہیں اور جس کے مطالب پر غور کر کے پڑھنے سے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کی توحید کا ادراک حاصل کرتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں بھی آتا ہے اور ہر قسم کے شرور سے بھی محفوظ رہتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ خود باقاعدگی سے روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان آیات اور دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے
بلکہ صحابہ کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے اور بہت ساری جگہوں پر اِن دعاؤں کی، ان آیات کی اہمیت بیان فرمائی، آپ نے اس کے فوائد بیان فرمائے

احادیث نبویہ کے حوالہ سے آیت الکرسی، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے فضائل کا تذکرہ اور سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں ان دعاؤں کو باقاعدگی سے پڑھنے کی تحریک

جس کام کو آپؐ نے باقاعدہ جاری رکھا یا باقاعدگی سے کیا تو یہ آپ کی سنّت بنی اور اس کام کو ہر مسلمان کو کرنا چاہئے اور ہم احمدی جن کی اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی ہر سنت پر عمل کرنے کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید رہنمائی فرمائی ہے ہمیں اس پر عمل کرنے کی خاص کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر ان حالات میں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں دعاؤں اور نمازوں اور اذکار کی طرف خاص طور پر نہ صرف اپنی ذاتی روحانی اور دنیاوی ضروریات کیلئے توجہ دینی چاہئے بلکہ جماعتی فتنوں اور فسادوں اور حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے بھی ایک انتہائی اہم فرض سمجھ کر توجہ دینی چاہئے

افسوس ہے مسلمانوں کی حالت پر کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک دعا سکھائی اور روشنی کے بعد اندھیرے اور ظلمات کے فتنہ سے بچنے کیلئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان دعاؤں کو بلا ناغہ روزانہ پڑھا کرو تا کہ توحید پر بھی قائم رہو اور اندھیروں اور ظلمات کے فتنوں سے بھی بچو۔ لیکن مسلمانوں نے اس کی پرواہ نہیں کی

آجکل دہریت اور دنیا کا بھی بڑا زور ہے اور دنیاداری نے اپنے پنجے اس قدر معاشرے میں عمومی طور پر گاڑ دیئے ہیں کہ بعض نوجوان اس سے متاثر ہو جاتے ہیں
پس یہ دعائیں جب ہم اپنے پر پھونکیں تو ساتھ ہی اپنے بچوں پر بھی پھونکیں تا کہ ہر قسم کے شرور سے ہماری نسلیں بھی محفوظ رہیں اور دین پر قائم رہنے والی اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو سمجھنے والی ہوں

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ان سورتوں کے مضمون کو سمجھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والا ہو
اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم باقاعدگی سے سونے سے پہلے یہ آیات پڑھ کر ان دعاؤں کو
آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق اپنے پر پھونکنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16؍فروری 2018ء بمطابق 16؍تبلیغ 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

ایک مومن کو، ایک ایسے شخص کو جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) یعنی ہم نے جنّ و اِنس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے طریق بھی بتائے جن میں عملی حصہ بھی ہے یعنی ظاہری حرکات وسکنات اور دعاؤں کے الفاظ بھی ہیں جسے ذکر بھی کہہ سکتے ہیں۔ نماز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں۔ یعنی ظاہری حرکات بھی ہیں اور ذکر بھی ہے۔ دعائیں بھی ہیں۔ لیکن نمازوں کے علاوہ بھی ذکر اور دعائیں اور خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ایک مومن کا کام ہے۔ قرآن کریم میں ہی اللہ تعالیٰ نے بہت سی دعائیں مختلف انبیاء کے حوالے سے بتائی ہیں جو ہم نماز میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور چلتے پھرتے ذکر کے طور پر بھی پڑھتے ہیں اور پڑھ سکتے ہیں۔ لوگ اپنے خطوں میں لکھتے ہیں کہ ہمیں فلاں مشکل ہے، فلاں پریشانی ہے، کوئی دعا اور ذکر بتائیں جس کا ورد ہم کرتے رہا کریں اور ہماری مشکلات اور پریشانیاں دُور ہوں۔ عموماً لوگوں کو مَیں یہی لکھتا ہوں کہ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ سجدوں میں دعائیں کریں۔ نماز میں دعائیں کریں۔ اور اپنے خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ لیکن آج میں ایک ذکر کے بارے میں بھی بتانا چاہتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت بھی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اتری ہوئی دعائیں بھی ہیں اور جس کے مطالب پر غور کر کے پڑھنے سے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کی توحید کا ادراک حاصل کرتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں بھی آتا ہے اور ہر قسم کے شرور سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ خود باقاعدگی سے روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان آیات اور دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے بلکہ صحابہ کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے اور بہت ساری جگہوں پر اِن دعاؤں کی ان آیات کی اہمیت بیان فرمائی۔ آپ نے اس کے فوائد بیان فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ذاتی عمل کے بارے میں اس سلسلہ میں روایت آتی ہے۔

روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوتے وقت آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ النّاس یعنی قرآن کریم کی جو آخری تین سورتیں ہیں، یہ اور آیۃ الکرسی تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جسم پر اس طرح پھیرتے کہ سر سے شروع کر کے جہاں تک جسم پر ہاتھ جا سکتا جسم پر پھیرتے۔

پس جس کام کو آپؐ نے باقاعدہ جاری رکھا یا باقاعدگی سے کیا تو یہ آپ کی سنّت بنی اور اس کام کو ہر مسلمان کو کرنا چاہئے اور ہم احمدی جن کی اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت پر عمل کرنے کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید رہنمائی فرمائی ہے ہمیں اس پر عمل کرنے کی خاص کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر ان حالات میں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں دعاؤں اور نمازوں اور اذکار کی طرف خاص طور پر نہ

صرف اپنی ذاتی روحانی اور دنیاوی ضروریات کے لئے توجہ دینی چاہئے بلکہ جماعتی فتنوں اور فسادوں اور حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے بھی ایک انتہائی اہم فرض سمجھ کر توجہ دینی چاہئے۔

اس ذکر اور آیات کی اہمیت بعض اور احادیث سے بھی ملتی ہے جو مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

جہاں تک آیۃ الکرسی کا تعلق ہے اس کے بارے میں دو جمعہ پہلے مَیں بیان کر چکا ہوں۔

آج قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کے بارے میں احادیث کے حوالے سے بات کروں گا۔ کس طرح بار بار اور مختلف رنگ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو ان سورتوں کے پڑھنے کے بارے میں تلقین فرمائی ہے۔

ایک روایت میں آخری تینوں قُل پڑھ کر جسم پر پھونکنے کے بارے میں حضرت عائشہؓ اس طرح بیان فرماتی ہیں۔ فرمایا کہ ہر رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو اپنی ہتھیلیوں کو جوڑتے اور پھر ان پر پھونکتے اور ان میں یہ پڑھتے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ وقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ وقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ یعنی یہ تینوں سورتیں پڑھتے اور پھر جہاں تک ممکن ہوتا دونوں ہاتھوں کو جسم پر پھیرتے۔ آپ اپنے سر اور چہرے سے دونوں ہاتھ پھیرنا شروع کرتے اور پھر جو جسم کا حصہ آتا جہاں تک آپ کا ہاتھ جا سکتا تھا آپ تین بار ایسا کرتے۔ (صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا اہتمام اس باقاعدگی سے فرماتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری میں خود یہ دعائیں پڑھتیں اور آپ کے ہاتھوں پر پھونک کر آپ کے ہاتھ ہی آپ کے جسم پر پھیرتیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوّذات پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے۔ کہتی ہیں جب آپ کی بیماری سخت ہوگئی تو مَیں یہ سورتیں آپ پر پڑھتی اور آپ کے ہاتھ ان کی برکت کی امید سے آپ پر پھیرتی۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات)

پس یہ خیال حضرت عائشہ کو آنا یقیناً اس وجہ سے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں بہت باقاعدہ تھے اور اس کی برکت کی اہمیت حضرت عائشہ پر خوب کھول کر واضح فرمائی تھی۔

پھر صحابہ کو ان سورتوں کی برکات اور اہمیت کا کس طرح احساس دلایا۔ اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے عقبہ بن عامر۔ کیا مَیں تمہیں تورات اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم میں جو سورتیں اتاری گئی ہیں ان میں سے تین بہترین سورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ مَیں نے عرض کی۔ کیوں نہیں۔ اللہ مجھے آپ پر فدا کرے۔ پھر آپ نے مجھے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر سنائیں۔ پھر فرمایا اے عقبہ! تم انہیں مت بھولنا اور کوئی رات ایسی نہ گزارنا جب تک تُو انہیں پڑھ نہ لے۔ عقبی کہتے ہیں کہ جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تُو انہیں نہ بھولنا۔ تو اس وقت سے میں انہیں نہیں بھولا اور میں نے کوئی رات ایسی نہیں گزاری جب تک میں نے انہیں پڑھ نہ لیا ہو۔

(مسند احمد بن حنبلؒ، مسند عقبہ بن عامرؓ، جلد 5 صفحہ 895 تا 896 مطبوعہ بیروت ایڈیشن 1998ء، حدیث نمبر 17467)

پس آپ کا یہ فرمانا کہ تم انہیں مت بھولنا اور کوئی رات ایسی نہ گزارنا کہ جب تک انہیں پڑھ نہ لو، صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی کس باقاعدگی کے ساتھ اس کو پڑھا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر، احکامات پر، دعاؤں پر سب سے زیادہ عمل کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور تبھی آپ دوسروں کو فرمایا کرتے تھے۔

پھر سورۃ اخلاص کی اہمیت کے بارے میں یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ جو سورت شروع ہوتی ہے اس کے بارے میں ایک حدیث میں اس طرح ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا جو اس کو بار بار پڑھ رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری بات بیان کی اور گویا کہ وہ اس شخص کو کم یا چھوٹا سمجھ رہا تھا اس لئے شکایت کے رنگ میں بیان کیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ضمن میں ایک جگہ تفصیل یوں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا□ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں ایک تہائی قرآن مجید پڑھے۔ یہ بات صحابہ پر بڑی گراں گزری۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے کہ ایک تہائی قرآن کریم رات میں پڑھ لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ الواحد الصمد۔ یعنی سورۃ اخلاص ایک تہائی قرآن ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ)

سورۃ اخلاص کے قرآن کریم کے تیسرے حصہ کے حوالے سے صحیح مسلم نے ایک روایت اس طرح لکھی ہے۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جمع ہو جاؤ مَیں تمہیں قرآن کا تیسرا حصہ پڑھ کر سناؤں گا۔ ساروں کو اکٹھا کیا، جمع کیا کہ مسجد میں آ جاؤ۔ پس لوگ اکٹھے ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کسی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آسمان سے کوئی خبر یعنی وحی آئی ہے جس کی وجہ سے آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور اندر چلے گئے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا مَیں نے تم سے کہا تھا کہ مَیں تم پر قرآن کا تیسرا حصہ پڑھوں گا۔ غور سے سنو یہ سورۃ اخلاص قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل قراءۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تیسرا حصہ کیوں کہا؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو توحید کو ثابت کرنے اور اس کے قیام کے لئے نازل فرمایا۔ پس اس سورۃ میں بڑے واضح الفاظ میں اور جامع انداز میں توحید کو بیان کیا گیا ہے۔ پس اس کے الفاظ پر غور کرنے اور عمل کرنے سے انسان حقیقی توحید پر عمل کر سکتا ہے اور پھر قرآن کریم کو خدائے واحد کا کلام سمجھ کر جب بھی عمل کی کوششیں کرے گا تو گویا حقیقی توحید کو سمجھنے والا اور اس پر قائم ہونے والا ہو گیا اور پھر قرآن کریم کی تعلیم پر مکمل طور پر عمل کرنے کی توفیق بھی ملے گی۔ تو انسان کو صرف اتنا ہی نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ مَیں نے سورۃ اخلاص پڑھ لی تو تین حصہ قرآن کریم پڑھ لیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ اس کو پڑھو اور پھر توحید پر قائم ہو اور اس پر عمل کرو۔

اسی طرح بعض روایات میں بعض اور آیات بھی ہیں جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک حصہ ہے۔ یہ ایک چوتھائی حصہ ہے۔ تو اگر اسی کو لیا جائے تو گویا ان چند آیتوں کو پڑھ کر لوگ کہیں گے کہ قرآن کریم مکمل ہو گیا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ایسی باتیں ہیں جن پر تم لوگ عمل کرو اور پھر قرآن کریم پر غور کرو، توحید کے قیام کی کوشش کرو تو تبھی تم قرآن کریم کو پڑھنے والے ہو گے۔ اور قرآن کریم کیا ہے؟ قرآن کریم کی تعلیم توحید کے قیام کے لئے ہی ہے جس کے لئے ہر انسان کو کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک روایت ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک سریّہ کا امیر بنا کر بھیجا۔ جنگ کے لئے روانہ کیا۔ جو اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تھا اور قراءت کا اختتام قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پر کیا کرتا تھا۔ جب صحابہ واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے پوچھو کہ وہ کیوں ایسا کرتا ہے؟ صحابہ نے جب اس سے پوچھا تو اس نے کہا اس لئے کہ یہ رحمان خدا کی صفت ہے۔ اس وجہ سے مَیں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اسے خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل قراءۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ)

پھر اسی بارے میں بخاری میں حضرت انسؓ کے حوالے سے ایک حدیث ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی مسجد قبا میں ان کی امامت کرایا کرتا تھا۔ وہ جب ان سورتوں میں سے جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں کوئی سورۃ شروع کرتا تو پہلے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ یعنی سورۃ اخلاص پڑھتا۔ جب اسے پڑھ لیتا تو پھر اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھتا اور ہر رکعت میں ایسا ہی کرتا۔ اس کے ساتھیوں نے اس بارے میں اس سے بات کی اور کہا کہ تم سورۃ اخلاص سے شروع کرتے ہو اور پھر نہیں سمجھتے یہ سورۃ تمہیں کافی ہو گئی بلکہ ایک اور سورت بھی اس کے ساتھ پڑھتے ہو۔ یا تو تم اسی کو پڑھا کرو یا اس کو چھوڑ دو اور کوئی دوسری سورت پڑھو۔ اس نے کہا کہ مَیں تو اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ اگر تم پسند کرتے ہو کہ مَیں اسی طرح تمہاری امامت کراؤں تو مَیں تمہارا امام رہوں گا۔ اور اگر تمہیں یہ پسند نہیں ہے تو مَیں تمہیں چھوڑ دوں گا یعنی کہ امامت چھوڑ دوں گا۔ سورت کو نہیں چھوڑوں گا۔ وہ لوگ اس کو اپنے میں سب سے زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔ انہوں نے پسند نہ کیا کہ اس کے سوا کوئی اور ان کا امام ہو۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپؐ کو اس واقعہ کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا اے فلاں جو بات تمہارے ساتھی تم سے کہتے ہیں تمہیں اس فعل سے کون سی بات روکتی ہے۔ (یعنی کہ سورۃ اخلاص نہ پڑھو یا وہی پڑھو اور دوسری سورتیں نہ پڑھو۔ تو اکٹھی پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟) اور کیا وجہ ہے کہ تم نے یہ سورۃ ہر رکعت میں لازم کر لی ہے؟ اس نے کہا یہ سورت مجھے بہت پیاری ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی محبت نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الجمع بین السورتین فی الرکعۃ)

پھر حضرت اُبَیّؓ بن کعب بیان کرتے ہیں کہ جب مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اپنے رب کا شجرہ نسب ہمیں بتائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ نازل فرمائی۔ پس صمد وہ ہے جو نہ کسی کا باپ ہے۔ نہ اس کا کوئی باپ ہے۔ کیونکہ کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو پیدا ہوئی مگر اس نے ضرور مرنا ہے۔ اور کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس نے مرنا ہے مگر اس کا ضرور کوئی نہ کوئی وارث ہو گا۔ جبکہ اللہ عزّ وجلّ نہ تو وفات پائے گا۔ نہ ہی اس کا کوئی وارث ہو گا۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ کہا کہ اس کے مشابہ کوئی اور نہیں۔ اور نہ ہی کوئی اس جیسا، اور نہ ہی اس کی مانند کوئی اَور چیز ہے۔

(سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب وَمِنْ سورۃِ الاخلاص)

پھر اس بارے میں ایک جگہ حضرت ابوہریرۃؓ سے یوں روایت ملتی ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں۔ یہانتک کہ یہ کہتے ہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ یعنی کسی بھی چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی سوال ہوتے تھے۔ آج بھی یہ سوال بڑے اٹھائے جاتے ہیں) آپ نے فرمایا پس جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کہو یہانتک کہ تم یہ سورت ختم کر لو۔ (یعنی سورۃ اخلاص پوری پڑھو۔ اس کے معنی پہ غور کرو تو تمہیں پتا لگ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کو پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا) فرمایا کہ پھر اس کو چاہئے کہ وہ شیطان سے پناہ طلب کرے تو وہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(الابانۃ الکبریٰ لابنِ بطہ، باب ترك السؤال عمّا لَایعنی وَالْبحثِ والتنقیر)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں۔ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ پڑھتے ہوئے سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی۔ مَیں نے پوچھا کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا جس اخلاص سے یہ پڑھ رہا ہے اس پر جنت واجب ہوگئی۔ (سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب وَمِنۡ سورۃِ الاخلاص)

پھر حضرت سہیلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی غربت کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو اگر کوئی گھر میں ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہا کرو۔ اور اگر کوئی نہ ہو تو پھر بھی اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہہ دیا کرو۔ اپنے اوپر ہی سلامتی بھیجا کرو۔ والسلام تمہیں مل جائے گا اور ایک دفعہ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرو۔ تو اس آدمی نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا رزق عطا کیا کہ اس کے ہمسائے بھی اس سے فیضیاب ہونے لگے۔

(روح البیان لاسماعیل حقی بن مصطفیٰ زیر آیت سورۃ الاخلاص، جلد 10 صفحہ 558، دارالکتب العلمیہ بیروت، 2003ء)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس برکت سے اسے اتنا رزق عطا فرمایا کہ وہ ایک وقت ایسا تھا کہ خود اس کو ہاتھ تنگ تھا۔ فاقے ہوتے تھے۔ اب اتنی کشائش پیدا ہوئی کہ وہ اپنے ہمسایوں کی بھی مدد کیا کرتا تھا۔

پس جب انسان توحید کا سبق سیکھ لے اور اس پر عمل کرے اور خدا تعالیٰ کو تمام قدرتوں اور طاقتوں کا مالک سمجھے تو پھر اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور جگہوں پر بھی فرماتا ہے کہ وہ متقی کو ایسی ایسی جگہوں سے رزق دیتا ہے کہ جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتے۔

حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے یہ سورۃ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پسند ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا اس سورت سے پیار تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔ (مسند احمد بن حنبلؒ، مسند المکثرین من الصحابۃ، مُسند اَنس بن مالک، حدیث 12432)

پھر حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہر روز پچاس مرتبہ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھی اسے قیامت کے دن اس کی قبر سے پکارا جائے گا کہ کھڑا ہو جا اور جنت میں داخل ہو جا۔

(المعجم الاوسط، باب الیاء، من اسمہٗ یعقوب، حدیث 9446)

ابن دیلمی سے روایت ہے جو کہ نجاشی کی بہن کے بیٹے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بھی کرتے رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز میں یا اس کے علاوہ سو مرتبہ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے آگ سے نجات فرض کر دی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 18 صفحہ 331، باب الفاء فیروز الدیلمی حدیث 852، المکتبۃ الشاملۃ)

پس یہ اہمیت ہے سورۃ اخلاص کی۔ اور جب ہم رات کو یہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں یہ پڑھنی چاہئے۔ جب ہم کہیں کہ خدا تعالیٰ اَحَد ہے تو ساتھ ہی اس کے صمد ہونے کا مقام بھی اور مرتبہ بھی ہمارے سامنے آنا چاہئے۔ صمد وہ چیز ہے جو کسی کی محتاج نہیں ہے اور کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے۔ کبھی ہلاک ہونے والی نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ: صمد کے معنی ہیں کہ ’’بجز اس کے تمام چیزیں ممکن الوجود اور ھَالِکَۃُ الذات ہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ، صفحہ 433، حاشیہ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد نمبر 4، صفحہ 756)

یعنی جو پیدا ہو سکتی ہیں اور ہوتی ہیں اور ختم ہونے والی ہیں انہیں فنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے جو صمد ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ صمد کا مطلب بے نیاز ہے۔ بے نیازی اس کی یہ ہے کہ نہ وہ ہلاک ہونے والا ہے، ختم ہونے والا ہے اور نہ اس جیسی کوئی چیز پیدا ہو سکتی ہے۔ پس یہ ہمارا خدا ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

اور آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال میں ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے حاجت مند ہیں۔ ذرّہ ذرّہ اسی سے زندگی پاتا ہے۔ وہ کُل چیزوں کے لئے مبدءِ فیض ہے۔‘‘ (یعنی دنیا کو فائدہ پہنچانے والی اور فیض دینے والی اسی کی ذات ہے۔ اسی سے ہر فیض کے چشمے پھوٹتے ہیں) ’’اور آپ کسی سے فیضیاب نہیں ہوتا۔‘‘ (یعنی اس کو کوئی فیض پہنچانے والا نہیں ہے۔ وہی ہے جو دنیا کو فیض پہنچا رہا ہے) ’’وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ۔ اور کیونکر ہو کہ اس کا کوئی ہم ذات نہیں۔ قرآن نے بار بار خدا کا کمال پیش کر کے اور اس کی عظمت دکھلا کے لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو ایسا خدا دلوں کو مرغوب ہے۔ نہ کہ مردہ اور کمزور اور کم رحم اور کم قدرت۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 103، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد نمبر 4، صفحہ 757)

سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ النّاس کے نازل ہونے کے بارے میں حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات ایسی آیات اتری ہیں کہ ان جیسی پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ اور وہ یہ ہیں یعنی قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل قراءۃ المعوّذتین)

پھر احادیث میں تینوں قُل پڑھنے کی اہمیت کے بارے میں روایت آتی ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایک جنگی سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی مہار پکڑ کر آگے آگے چل رہا تھا کہ آپ نے فرمایا اے عقبہ! پڑھ۔ مَیں نے آپ کی طرف کان لگایا تا کہ آپ جو فرمائیں وہ میں سن کر پڑھوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا اے عقبہ! پڑھ۔ مَیں پھر متوجہ ہوا کہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ کیا پڑھوں مَیں؟ آپ نے تیسری مرتبہ پھر یہی فرمایا تو میں نے عرض کیا۔ کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا سورۃ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ پھر آپ نے آخر تک سورۃ پڑھی۔ پھر آپ نے سورۃ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ آخر تک پڑھی۔ میں بھی آپ کے ساتھ پڑھتا رہا۔ پھر آپ نے سورۃ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک پڑھی۔ مَیں بھی آپ کے ساتھ پڑھتا رہا۔ پھر آپ نے فرمایا کسی شخص نے ان جیسی سورتوں یا کلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل نہیں کی۔‘‘

(سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، حدیث 5430)

یعنی یہ ایسا کلام اور ایسی دعا ہے کہ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے اور کبھی ضائع نہیں ہوتا اور تمام شرور سے بچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا اس سے بہتر اَور کوئی ذریعہ ہی نہیں اور احادیث میں ایسی روایت ملتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس سے بہتر اللہ تعالیٰ کی اور کوئی پناہ نہیں۔

پھر سورۃ فلق اور النّاس کے بارے میں حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ مَیں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام پکڑے چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اے عقبہ! کیا مَیں تجھے ایسی دو سورتیں نہ سکھاؤں جن کی قراءت انتہائی بہتر اور نفع بخش ہے۔ مَیں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ تو آپ نے فرمایا قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ اور جب آپ نے صبح کی نماز کے لئے پڑاؤ کیا تو آپ نے انہی کی قراءت کی۔ یہی تلاوت کی۔ پھر جب آپ نے نماز ادا کر لی تو میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عقبہ! تو کیسے دیکھتا ہے؟ (شاید اس لحاظ سے بھی انہوں نے کہا ہو کہ بڑی چھوٹی سورتیں آپ نے پڑھی ہیں۔ فرمایا ان میں تو سب کچھ ہے) (سنن ابوداؤد، ابواب الوتر، باب فی المعوّذتین، حدیث 1462)

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنّات کی نظر سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب معوّذتین نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار کر لیا اور باقی سب ترک کر دیا۔‘‘ (سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب من استرقی من العین، حدیث 3511)

اس معاملے میں جو بھی دعائیں پہلے تھیں ان کو ختم کر دیا اور پھر یہی پڑھا کرتے تھے۔

حضرت ابنِ عابسؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابنِ عابس! کیا مَیں پناہ لینے کے بارہ میں تجھے تعوّذ کے سب سے افضل کلمات کے بارے میں نہ بتاؤں؟۔ بہترین پناہ کس طرح کی ہے جن سے پناہ مانگنے والا پناہ مانگا کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ سورتیں ہیں سورۃ فلق اور سورۃ ناس۔

(مسند احمد بن حنبلؒ، جلد 5، صفحہ 322، مسند المکّیین، حدیث ابن عابس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث 15527)

پھر آخری دو سورتوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ایک صحابی کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ چونکہ سواری کے جانور کم تھے اس لئے لوگ باری باری سوار ہوتے تھے۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے اترنے کی باری تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے میرے قریب آئے اور میرے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ پڑھو۔ میں نے یہ کلمہ پڑھ لیا۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورۃ مکمل پڑھی اور میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسے پڑھ لیا۔ پھر اسی طرح اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنے کے لئے فرمایا اور پوری سورۃ پڑھی جسے مَیں نے بھی پڑھ لیا۔ پھر آپ نے فرمایا جب نماز پڑھا کرو تو یہ دونوں سورتیں نماز میں پڑھ لیا کرو۔ (مسند احمد بن حنبلؒ، جلد 6، صفحہ 918، اوّل مسند البصریین، حدیث رجلٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث 21025)

عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب فجر طلوع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہی اور اقامت کہی۔ پھر مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا۔ پھر آپ نے مُعَوِّذَتَین کے ساتھ قراءت کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تُو نے کیسا دیکھا؟ (وہ پہلے والی روایت سے ملتا ہے) میں نے عرض کی کہ تحقیق مَیں نے دیکھ لیا یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی تُو سوئے اور جب بھی اٹھے تُو یہ دونوں سورتیں پڑھا کر۔ (المصنف فی الاحادیث والآثار از ابوبکر بن ابی شیبۃ، جلد 1 صفحہ 403، کتاب الصلوات من کان یخفِّفُ القراءۃ فی السفر، حدیث 3688)

پس یہ اہمیت ہے ان سورتوں کی اور اس زمانے میں ذاتی طور پر ہماری روحانی ترقی اور شیطان کے حملوں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ

اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے۔ (مسند احمد بن حنبل)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور

ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

سے بچنے کے لئے اور جماعتی طور پر اسلام کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں ان سے بچنے کے لئے ان کے پڑھنے کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ آجکل اسلام کے خلاف ایک طرف اسلام مخالف طاقتوں کی بڑی ہوشیاری سے کوششیں جاری ہیں تو دوسری طرف نام نہاد مسلمان علماء اور مسلمان لیڈروں نے ایک ایسی صورتحال پیدا کر دی ہے جہاں فتنہ و فساد پیدا ہو چکا ہے۔ مسلمان علماء مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف عامّۃ المسلمین کو بھڑکا کر شیطانی قوتوں کو بھی اور موقع دے رہے ہیں کہ ان کے ہاتھ مضبوط ہوں۔ اسی طرح دہریت ہے تو وہ بھی آجکل اپنے زوروں پر ہے۔ سورۃ فلق کے حوالے سے اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ وضاحت فرماتے ہیں کہ ''تم جو...... مسیح موعود کے دشمنوں کا نشانہ بنو گے یوں دعا مانگا کرو کہ مَیں مخلوق کے شر سے جو اندرونی اور بیرونی دشمن ہیں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو صبح کا مالک ہے۔ یعنی روشنی کا ظاہر کرنا اس کے اختیار میں ہے۔'' (یہ روشنی روحانی روشنی ہے جو مسیح موعود کے آنے سے ظاہر ہوئی ہے) ''اور مَیں اس اندھیری رات کے شر سے جو...... انکار مسیح موعود کے فتنے کی رات ہے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔''

(تحفہ گولڑویہ، صفحہ 78، حوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد نمبر 4، صفحہ 762)

ان میں ایک تو اسلام دشمن لوگ ہیں جو اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں اور دوسرے علماء اسلام ہیں جو اپنی غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور مسیح موعود کے خلاف لوگوں کو بھڑکانے میں مصروف ہیں۔ جن میں پاکستان کے علماء ہم دیکھتے ہیں کہ سرِفہرست ہیں۔

پس ایسے حالات میں پاکستان میں تو احمدیوں کو خاص طور پر اس سنت کو جاری کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ سورۃ فلق میں جو شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کہا گیا ہے اس میں اندھیری رات کے شر کے فتنہ سے بچنے کی دعا ہے۔ غَاسِق کہتے ہیں رات کو اور وَقَب کا مطلب ہے اندھیرے اور ظلمت کا چھا جانا اور یہ اندھیری رات کا فتنہ مسیح موعود کے انکار کے فتنہ کی شب تار ہے جس سے پناہ مانگی گئی ہے۔

افسوس ہے مسلمانوں کی حالت پر کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک دعا سکھائی اور روشنی کے بعد اندھیرے اور ظلمات کے فتنہ سے بچنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دعاؤں کو بلا ناغہ روزانہ پڑھا کرو تا کہ توحید پر بھی قائم رہو اور اندھیروں اور ظلمات کے فتنوں سے بھی بچو۔ لیکن مسلمانوں نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ مسلمان تو اکثر ان فتنوں میں ڈوب رہے ہیں اور اسی وجہ سے آج دنیا میں غیر مسلموں کو مسلمانوں پر اعتراض کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ بہرحال مسلمانوں کی یہ حالت ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ ان سورتوں پر غور کر کے پڑھیں تا کہ ان اندھیروں سے ہم بچ سکیں۔ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہیں۔ جو نَفّٰثٰت کے شرّ ہیں، جو گرہیں ہیں ان سے بھی ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہیں۔ یعنی ان لوگوں سے جو اسلام اور احمدیت کے خلاف بڑے طریقے سے لوگوں کے دلوں میں بغض و کینہ پیدا کر رہے ہیں۔ اور اس میں جیسا کہ مَیں نے کہا غیر مسلم اور نام نہاد علماء دونوں شامل ہیں۔ ایک تو دین کے خلاف ہونے کی وجہ سے اپنی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ غیر مسلم اسلام کے خلاف ہونے کی وجہ سے کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اور دوسرے دین کے نام پر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے خلاف لوگوں کو بھڑکا کر یہ کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اور دونوں ہی اس زمرہ میں شامل ہیں جن کے بارے میں فرمایا کہ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ۔

پھر سورۃ النّاس میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور مالکیت اور حقیقی معبود ہونے کا بیان ہے۔ یہ بیان کر کے اس کی پناہ میں آنے اور شیطان کے وسوسے سے بچنے کی دعا کی ہے۔ آجکل دہریت اور دنیا کا بھی بڑا زور ہے اور دنیاداری نے اس قدر معاشرے میں عمومی طور پر اپنے پنجے گاڑ دیئے ہیں کہ بعض نوجوان اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ پس یہ دعائیں جب ہم اپنے پر پھونکیں تو ساتھ ہی اپنے بچوں پر بھی پھونکیں تا کہ ہر قسم کے شرور سے ہماری نسلیں بھی محفوظ رہیں اور دین پر قائم رہنے والی اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو سمجھنے والی ہوں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ان سورتوں کے مضمون کو سمجھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر عمل کرنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا مضمون ہم پر واضح ہو۔ اس کے علاوہ کسی اور کے آگے ہم جھکنے والے نہ ہوں۔ اسی کو سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھیں۔ نہ صرف دل میں بلکہ ہر عمل سے اسے ثابت کریں کہ اللہ تعالیٰ ہی سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ ہر روشنی کا منبع ہے۔ اور ہر فیض کا دینے والا ہے۔ مخلوق کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں بجائے اس کے کہ مخلوق سے امید رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ہم نے جس روشنی کو حاصل کر لیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی نور کا پرتَو ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر ہمیشہ قائم رکھے اور کبھی ہم اندھیروں اور ظلمات میں بھٹکنے والے نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے جو خلافت کا انعام ہمیں ملا ہے اس سے ہم ہمیشہ وابستہ رہیں۔ ہر نقصان پہنچانے والے کے شر سے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے چاہے وہ دینی شر ہے یا دنیاوی شر ہے۔ ہر حاسد کے حسد سے اور اس کے نقصانات سے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا ربّ اور اپنا پالنے والا سمجھ کر ہم اس کی پناہ میں رہیں۔ سب بادشاہوں سے افضل خدا تعالیٰ کو سمجھیں اور اس کی مالکیت پر کامل یقین رکھنے والے ہوں۔ اس معبود حقیقی کی عبادت کے بھی حق ادا کرتے ہوئے ہر دم اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کریں۔ وسوسے پیدا کرنے والوں کے شر سے بچیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئیں۔ اپنے دلوں کو بھی ہر وسوسے سے پاک رکھنے کی کوشش رکھیں اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم باقاعدگی سے سونے سے پہلے یہ آیات پڑھ کر، ان دعاؤں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اپنے پر پھونکنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

آتا ہے یعنی تدارک مافات کے لئے۔ سواِس آیت کے پہلے حصّہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا۔ سو لٰکِنْ کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اِس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد براہِ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمال نبوت صرف اُسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا اور اِس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا۔ غرض اِس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی اور دوسرے طور سے باپ ہونے کا اثبات بھی کیا گیا تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ میں ہے دُور کیا جائے۔

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 213)

آئندہ شمارہ میں ہم بعض اور بزرگانِ اُمت کا حوالہ پیش کریں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپؐ کی غلامی میں نبی کے آنے کے قائل ہیں اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سے دریافت کریں گے کہ آپ کے اجماع و اتفاقِ امت کا دعویٰ کدھر گیا اور یہ کہ کیا یہ بزرگانِ امت بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟ (منصور احمد مسرور)

کلامُ الامام

''ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

''جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 379)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

مَیں خدا تعالیٰ کے ان تمام الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں
ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں
اور مَیں اس خدا تعالیٰ کو جانتا اور پہچانتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے

(تبلیغ رسالت، جلد ہشتم، صفحہ 64)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا
اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا
جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں، جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اِتّباع میں کھو یا نہ جائے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20؍اکتوبر 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی کیا غرض بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے مسلمانوں کی عمومی حالت کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر وہ حقیقتِ اسلام سے بکلّی دُور نہ جا پڑے ہوتے تو پھر میرے آنے کی ضرورت کیا تھی۔ ان لوگوں کی ایمانی حالتیں بہت کمزور ہوگئی ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے لوگوں کے بظاہر نیک اعمال کے پاک نتائج پیدا نہ ہونے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: لوگ سمجھتے نہیں کہ ہم میں کون سی بات اسلام کے خلاف ہے۔ ہم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتے ہیں۔ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور روزے بھی رکھتے ہیں زکوۃ بھی دیتے ہیں۔ مگر ان کے اعمال اعمالِ صالحہ کے رنگ میں نہیں ہیں ورنہ اگر یہ اعمال صالحہ ہیں تو پھر ان کے پاک نتائج کیوں پیدا نہیں ہوتے؟ اعمال صالحہ تو تب ہو سکتے ہیں کہ وہ ہر قسم کے فساد اور ملاوٹ سے پاک ہوں لیکن ان میں یہ باتیں کہاں ہیں؟

سوال حضور انور نے مسلمانوں کی کیا حالت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج سب سے زیادہ فساد کی حالت مسلمان ممالک میں ہے۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر سرگرم ہیں۔ ہر ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو پڑھتا ہے اور دوسرے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے والے کا خون کرتا ہے۔ اس کا حق مارتا ہے۔ اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ ہر جگہ دنیاداری غالب ہے۔ اگر مذہب کا نام بھی لیتے ہیں تو سیاست چمکانے کے لئے اور حکومتیں قائم کرنے کے لئے یا بچانے کے لئے۔

سوال آنحضور ﷺ کے پاکیزہ اخلاق کے متعلق حضرت عائشہؓ نے کیا گواہی دی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے بارے میں حضرت عائشہؓ کا یہ سنہری حروف میں لکھا جانے والا بیان ہے کہ ”کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن“ کہ آپ کی سیرت اور آپ کے معمولات کا پتا کرنا ہے تو قرآن کریم آپ کی سیرت کی تفصیل ہے اسے پڑھو۔

سوال اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قرب الٰہی حاصل کرنے کا کیا ذریعہ بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کہ تُو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سوال اس وقت مسلمان علما کی عمومی حالت کیا تقاضا کرتی ہے اور اس کے بالمقابل ان کی اپنی عملی حالت کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس وقت مسلمان علماء کی عمومی حالت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی قرآن اور سنت کی حقیقت بتانے والا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق بھیج دیا ہے۔ لیکن علماء نہ خود اس کی بات سننا چاہتے ہیں، نہ عوام کو سننے دیتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کے خلاف کفر کے فتوے دے کر ایک عمومی خوف و ہراس اور فتنہ و فساد کی صورت پیدا کر دی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے مسلمانوں کے اندرونی تفرقہ کی کیا وجہ اور اس کا کیا حل بیان فرمایا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مسلمانوں میں اندرونی تفرقہ کا موجب بھی یہی حُبّ دنیا ہی ہوئی ہے۔ کیونکہ اگر محض اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہوتی تو آسانی سے سمجھ میں آ سکتا تھا کہ فلاں فرقے کے اصول زیادہ صاف ہیں اور وہ انہیں قبول کر کے ایک ہو جاتے۔ اِتّباع تو یہ ہے کہ آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلو اور پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کیسے کیسے فضل کرتا ہے۔

سوال انسان حقیقی نیکی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کس طرح حاصل کر سکتا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں، جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اِتّباع میں کھویا نہ جائے۔ اس زمانے میں مجھ سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے اس لئے کہ مَیں آنحضرت ﷺ کی ذات میں کھویا گیا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے۔ لیکن جن کی آنکھوں پر پٹّی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے آیت کریمہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی خود تراشیدہ طرزِ ریاضت و مشقت اور جَپ تَپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور قربِ الٰہی کا حقدار نہیں بن سکتا، جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں کھویا نہ جاوے۔ اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے۔ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ۔ یعنی میں وہ مُردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں۔

سوال اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت کا کامل نمونہ کیوں قرار دیا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ ”اے رسول! تُو ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اِتّباع کرو، اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ آنحضرت ﷺ کی کامل اِتّباع انسان کو محبوب الٰہی کے مقام تک پہنچا دیتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کامل موحّد کا نمونہ تھے۔ اسی لئے عبادت کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہی نمونہ ٹھہرایا۔

سوال انسان کس طرح آنحضور ﷺ کی پیروی کے نتیجہ میں اللہ کا پیارا بن سکتا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: ہر ایک شخص کو خود بخود خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں ہے اس کے واسطے واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ۔ رسول کریم ﷺ کا بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔ آنحضرت ﷺ کے پورے فرمانبردار بن جاؤ اور رسول کریم ﷺ کی راہ میں فنا ہو جاؤ تب خدا تم سے محبت کرے گا۔

سوال علماء امتی کے مفہوم میں کون لوگ داخل ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جب تک انسان کامل مُتّبع آنحضرتؐ کا نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ سے فیوض و برکات پا نہیں سکتا اور وہ معرفت اور بصیرت جو اس کی گناہ آلود زندگی اور نفسانی جذبات کی آگ کو ٹھنڈا کر دے، عطا نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ ہیں جو عُلَمَآءُ اُمَّتِيْ کے مفہوم کے اندر داخل ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ کی ایک عیسائی سے آنحضرتؐ کے مقام و مرتبہ کے متعلق کیا بحث ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک عیسائی نے حضرت مسیح موعودؑ سے کہا کہ عیسیٰؑ نے اپنے بارہ میں کہا ہے ”میرے پاس آؤ تم جو تھکے اور ماندہ ہو کہ مَیں تمہیں آرام دوں گا میں روشنی ہوں اور میں راہ ہوں۔ میں زندگی اور راستی ہوں۔“ کیا بانیٔ اسلام نے ایسے کلمات کسی جگہ اپنی طرف منسوب کئے ہیں؟ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ”قرآن شریف میں صاف فرمایا گیا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ یہ وعدہ کہ میری پیروی سے انسان خدا کا پیارا بن جاتا ہے مسیح کے گزشتہ اقوال پر غالب ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں کہ انسان خدا کا پیارا ہو جائے۔ پس جس کی راہ پر چلنا انسان کو محبوبِ الٰہی بنا دیتا ہے اس سے زیادہ کس کا حق ہے کہ اپنے تئیں روشنی کے نام سے موسوم کرے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے عیسائیت کے مقابل پر اسلام کا دفاع کس طرح کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب ہر طرف عیسائی پادری عیسائیت کی تبلیغ کر رہے تھے۔ ہندوستان میں لاکھوں مسلمان عیسائی ہو چکے تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عیسائی پادریوں کے اسلام پر حملے کو اللہ تعالیٰ کے اس پہلوان نے دلائل اور براہین سے روکا۔ چند سال پہلے ڈاکٹر اسرار احمد نے بھی اس بات کا اقرار کیا تھا کہ اُس زمانے میں حقیقت میں اسلام کا دفاع حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ہی کیا تھا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کریمہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ سے کس طرح وفات مسیح ثابت کی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مرنا آنحضرتؐ کی سنّت ہے۔ پھر کون ہے جو زندہ رہے یا زندہ رہنے کی آرزو کرے؟ یا کسی اور کے لئے تجویز کرے کہ وہ زندہ رہے؟ جو شخص حضرت عیسیٰؑ کی نسبت یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ اب تک زندہ ہیں وہ کیونکر آپ کی محبت اور اِتّباع کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ اس لئے کہ آپؐ کی نسبت وہ گوارا کرتا ہے کہ مسیح کو افضل قرار دیا جاوے اور آپؐ کو مُردہ کہا جاوے۔ مگر اُس کے لئے وہ پسند کرتا ہے کہ زندہ یقین کیا جاوے۔

سوال حضرت عیسیٰؑ کو زندہ قرار دے کر مسلمان کس طرح آنحضور ﷺ پر اعتراض کا موقع دیتے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: غور کر کے دیکھو کہ جب یہ لوگ خلافِ قرآن و سنّت کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں تو پادریوں کو نکتہ چینی کا موقع ملتا ہے اور وہ جھٹ پٹ کہہ اٹھتے ہیں کہ تمہارا پیغمبر مر گیا اور معاذ اللہ وہ زمینی ہے۔ سوچ کر بتاؤ کہ وہ پیغمبر جو افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہے ایسا اعتقاد کر کے اس کی فضیلت اور خاتمیت کو یہ لوگ بٹّہ نہیں لگاتے؟

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضور ﷺ کا کیا مقام و مرتبہ بیان فرمایا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو فرماتا ہے وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ میں ایسی فضیلت ہے جو کسی نبی میں نہیں ہے۔ مَیں اس کو عزیز رکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کو جو شخص بیان نہیں کرتا وہ میرے نزدیک کافر ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جس نبی کی اُمّت کہلاتے ہیں اسی کو معاذ اللہ مُردہ کہتے ہیں اور اس نبی کو جس کی اُمّت کا خاتمہ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ پر ہوا ہے، اسے زندہ کہا جاتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں کیا مقام حاصل کیا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مَیں نے محض خدا کے فضل سے، نہ اپنے کسی ہنر سے، اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو مَیں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا۔

سوال جب انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا کیا فضل فرماتا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دنیا پر اس کو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی تب خدا ایک بھاری تجلّی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے۔ ایسا ہی خدا ایسے دل پر اترتا ہے اور اس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔“

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2005

فرینکفرٹ میں لائبریری اور کتب کے سٹور کا معائنہ اور موقع پر اہم ہدایات، Webern میں زیر تعمیر مسجد بیت المقیت کا معائنہ اور افراد جماعت سے ملاقات، کاسل میں مسجد محمود کے سنگ بنیاد کی تقریب، بیت الظفر میں قیام، Hannover میں

مسجد بیت السمیع کے سنگ بنیاد کی تقریب، ہمبرگ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال، فیملی ملاقاتیں، واقفین نو بچوں کی کلاس قضاء بورڈ (جرمنی) اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی نیشنل مجالس عاملہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز کا انعقاد، کارکردگی کا جائزہ اور

نہایت اہم تفصیلی ہدایات، ہمبرگ ریجن کی واقفات نو بچیوں کے ساتھ کلاس کا انعقاد

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

31 اگست 2005ء (بروز بدھ)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق بیت السبوح فرنکفرٹ سے ہمبرگ کیلئے روانگی تھی۔ راستہ میں رک کر جماعت Webern میں زیر تعمیر مسجد کے معائنہ اور کاسل اور Niedersach Sen میں مساجد کے سنگ بنیاد کا پروگرام تھا۔

حضور انور اس سفر پر روانہ ہونے کیلئے ساڑھے دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے فرنکفرٹ جماعت کے احباب مرد و خواتین صبح سے ہی بیت السبوح میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ اور اپنے پیارے آقا کے دیدار کے منتظر تھے۔ حضور انور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور انور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے جنہوں نے شرف زیارت حاصل کیا۔

لائبریری و کتب کے سٹور کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور نے نئی قائم ہونے والی لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ اس لائبریری میں کتب کے علاوہ پرانی اور نادر تصاویر کی نمائش بھی کی گئی ہے اور بڑے سلیقہ کے ساتھ انہیں ترتیب دیا گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اس کو بڑے سائز میں نمایاں ہونا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تصاویر بھی زیادہ تعداد میں ہوں۔ کتاب الہام عقل علم اور سچائی اور کتاب ''شرائط بیعت'' کے جرمن ترجمہ کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جماعت کے مخالفین کا لٹریچر کتنی تعداد میں ہے اور جماعت کے خلاف اعتراضات کا جواب دینے والی کتب کتنی ہیں۔

حضور انور نے اسلام پر اعتراضات کے جواب والی کتب کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ کیٹلاگ ضرور بنائیں۔ نام اور نمبروں کے حساب سے بنائیں۔ جس کیٹلاگ میں اسلام اور احمدیت کے خلاف کتابیں ہوں اُسی میں اعتراضات کا جواب دینے والی کتابیں بھی شامل کریں۔ فرمایا ہر قسم کے علم کے بارہ میں کتابوں کا الگ الگ کیٹلاگ بنائیں۔

حضور انور نے شعبہ اشاعت کے تحت کتب کے سٹور کا بھی معائنہ فرمایا اور کتاب Revelation ...Rationality کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ یہ یہاں بڑی تعداد میں پڑی ہے اس کو کسی دوسری جگہ بھجوا دیا جائے جہاں اس کی ضرورت ہے۔

Webern میں ورود مسعود، مسجد بیت المقیت کا معائنہ اور افراد جماعت سے ملاقات

لائبریری کے معائنہ کے بعد 10 بجکر 45 منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ Wabern (ریجن Hessen-Nord) کیلئے روانہ ہوا۔ فرنکفرٹ سے Wabern کا فاصلہ 180 کلو میٹر ہے قریباً ایک گھنٹہ 40 منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ Wabern پہنچے۔ جہاں ریجنل امیر انصر بھٹی صاحب، مقامی صدر خاور محمود صاحب اور مبلغ سلسلہ منیر منور صاحب نے مقامی جماعت کے ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

یہاں ''مسجد بیت المقیت'' زیر تعمیر ہے۔ حضور انور نے اس کا معائنہ فرمایا اور تعمیر اور اس مسجد کے ڈیزائن کے تعلق میں منتظمین سے مختلف امور دریافت فرمائے۔

مسجد کے اس پلاٹ کا کل رقبہ 3079 مربع میٹر ہے۔ زیر تعمیر مسجد کا رقبہ 438 مربع میٹر ہے۔ اس مسجد کا ڈیزائن منفرد اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی چھت مسجد نصرت جہاں کوپن ھیگن ڈنمارک کی طرح گولائی میں ہوگی۔ بڑی خوبصورت مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر جماعت Wabern کے احباب و خواتین کو شرف ملاقات بخشا۔ مختلف فیملیز نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ بچوں نے جہاں حضور انور سے پیار حاصل کیا وہاں حضور انور سے چاکلیٹ بھی حاصل کیں۔ آج یہاں کی جماعت کا ہر فرد خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ نو مبائع عرب اور جرمن فیملیز اپنے بچوں کو اٹھا اٹھا کر حضور انور کے آگے کرتیں۔ حضور انور انہیں پیار کرتے اور اُن کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔ وفور جذبات سے ماؤں کی آنکھوں سے آنسو بہ پڑے۔ سبھی نے اپنے پیارے آقا کی شفقت، محبت اور پیار سے غیر معمولی حصہ پایا اور اپنی اس خوش نصیبی پر بہت خوش تھے۔

اسکے بعد حضور انور نے مسجد کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ بارہ بجکر 45 منٹ پر یہاں سے Kassel کیلئے روانگی ہوئی۔ Webern سے Kassel کا فاصلہ قریباً 30 کلو میٹر ہے۔

کاسل میں ورود مسعود

1 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز Kassel پہنچے ریجنل امیر اور ریجنل مبلغ سلسلہ نے مقامی جماعت کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ رنگ برنگے خوبصورت لباس میں ملبوس بچیوں نے استقبالیہ نغمات پیش کئے اور حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

مسجد محمود کے سنگ بنیاد کی تقریب

کاسل میں مسجد محمود کی سنگ بنیاد کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو، جرمن ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد امیر صاحب جرمنی نے کاسل جماعت کی طرف سے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور از راہ شفقت یہاں مسجد کے سنگ بنیاد کیلئے تشریف لائے ہیں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ اس جگہ کا رقبہ 3000 مربع میٹر ہے جو 30 جنوری 2004ء کو خریدا گیا تھا۔ جو مسجد یہاں تعمیر ہوگی اس کا رقبہ 207 مربع میٹر ہے اور اس میں 410 افراد نماز ادا کرسکیں گے۔

کاسل کی جماعت جرمنی کی پرانی جماعتوں میں سے ہے اور اس جماعت کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں عرب، جرمن، افریقن، ترکی اور دوسری مختلف قومیتوں کے نو احمدی موجود ہیں۔ گویا جماعت مختلف قومیتوں کے احمدیوں پر مشتمل ہے۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسجد محمود کاسل کے سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعا کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا نے اینٹ رکھی۔ بعد ازاں درج ذیل احباب نے باری باری اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، ایڈیشنل وکیل المال لندن، مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ ربوہ پاکستان، سید محمود احمد شاہ صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان، شیخ مجیب الرحمان صاحب ایڈوکیٹ (پاکستان)، پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، امیر صاحب جرمنی، مبلغ انچارج جرمنی، منیر احمد منور ریجنل مبلغ کاسل، ریجنل امیر، ریجنل قائد، ریجنل ناظم علاقہ، عبدالرحمن سعودی صاحب، ہدایت اللہ ہیوبش صاحب، قائمقام ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ، صدر جماعت کاسل، قائد مجلس کاسل Sud، قائد مجلس کاسل Nord، زعیم انصار اللہ کاسل Nord، زعیم انصار اللہ کاسل Sud، صدر لجنہ کاسل Sud، مریم مخطوط صاحبہ جرمن نو مبائع، حسن حسین صاحب ترک مبائع، عبدالوہاب ابراہیم صاحب نمائندہ افریقن، بروجہ کمال صاحب عرب نو مبائع، آخر پر دو واقفین نو بچوں عزیزم برھان الدین فیضان صاحب اور عزیزہ ھبۃ الاعلیٰ نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

اینٹیں رکھے جانے کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور نے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عنایت فرمائے اور مرد احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام احباب مرد و خواتین اور بچوں میں مقامی جماعت کی طرف سے مٹھائی تقسیم کی گئی۔ یہاں سے آگے روانگی سے قبل مقامی جماعتوں Kassel Nord اور Kassel Sud کی مجالس نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بیت الظفر میں قیام

اسکے بعد اڑھائی بجے یہاں سے بیت الظفر Immenhausen کے لئے روانگی ہوئی۔ کاسل سے Immenhausen کا فاصلہ 25 کلو میٹر ہے۔ سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الظفر پہنچے۔ جہاں مقامی جماعت کے صدر عبدالمتین عباسی صاحب اور مبلغ سلسلہ منیر احمد منور صاحب اور ریجنل امیر انصر علی بھٹی صاحب نے مقامی جماعت کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ بچیوں نے

خیر مقدمی نظمیں پڑھیں۔ایک بچے عزیزم عمیر احمد صاحب نے حضور انور کی خدمت میں اور عزیزہ شائستہ مبارک نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔دوپہر کے کھانے کا انتظام یہاں کی مقامی جماعت نے کیا تھا۔سوا چار بجے حضور انور نے بیت الظفر میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مقامی جماعت کے ممبران کو مصافحہ کا شرف بخشا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے۔جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔حضور انور نے بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں۔

اس کے بعد آگے روانگی سے قبل مقامی جماعت کے عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی اور یہاں سے 4 بجکر 40 منٹ پر Hannover کے لئے روانگی ہوئی۔

ہنوور میں ورود مسعود اور
مسجد بیت السمیع کے سنگ بنیاد کی تقریب

ImmenHausen سے Hannover کا فاصلہ 190 کلومیٹر ہے۔قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد قافلہ Hannover پہنچا۔جب حضور انور کی گاڑی اس جگہ داخل ہوئی جہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا تو احباب جماعت مرد وخواتین جو حضور انور کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بیتاب تھے سب نے بلند آواز سے اھلاً وسھلاً ومرحبا کہتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ایک بچے نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے اور بچوں نے استقبالیہ نغمات پیش کئے اور ترانے گاتے ہوئے اور جھنڈیاں ہلا کر حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور جونہی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ریجنل امیر Niedersachsen رانا امتیاز احمد صاحب،ریجنل مبلغ محمد الیاس منیر صاحب ، Hannover کی دونوں جماعتوں کے صدران،ریجنل قائد خدام الاحمدیہ اور ناظم علاقہ انصار اللہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ اور Hannover کی دونوں مجالس کی صدران لجنہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا اور ایک بچی نے پھول پیش کئے۔

Hannover کا شہر جرمنی کے ایک بڑے صوبے Niedersachsen کا مرکزی شہر ہے اور اس شہر کی آبادی پانچ لاکھ کے قریب ہے۔یہ شہر کمپیوٹر کے انٹرنیشنل Fair کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔

یہاں 1978 میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔اب یہاں اللہ کے فضل سے Hannover Ost اور Hannover Nord دو جماعتیں قائم ہیں۔یہاں کی جماعتیں جرمن،افریقن،روما،پیرو اور آذر بائیجان سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب پر مشتمل ہیں۔

سنگ بنیاد رکھے جانے سے قبل ایک تقریب ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔حضور انور نے مسجد کا ماڈل اور نقشہ ملاحظہ فرمایا اور آرکیٹیکٹ صاحب سے بعض امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔بعد میں امیر صاحب جرمنی نے اس جگہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ 2800 مربع میٹر جگہ اپریل 2001ء میں تین لاکھ 64 ہزار جرمن مارک میں خریدی گئی۔اس مسجد کی تعمیر میں مخالفت اور رکاوٹ کا سامنا رہا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمام روکیں دور فرمادیں اور فروری 2005ء میں مسجد کی تعمیر کی منظوری دی گئی اور آج وہ مبارک دن آیا ہے جس کا گزشتہ ساڑھے چار سال سے انتظار تھا۔یہ ’’مسجد بیت السمیع‘‘ جرمنی میں تعمیر ہونے والی مساجد میں سے ایک بڑی مسجد ہے جس میں دو بڑے ہال ہوں گے اور چھ صد سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہوگی۔مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس دفاتر اور کچن وغیرہ بھی تعمیر کئے جائیں گے۔پچیس گاڑیوں کے لئے پارکنگ بھی مہیّا کی جائے گی۔اس شہر میں یہ مینار اور گنبد والی پہلی مسجد ہوگی۔

امیر صاحب جرمنی کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد حضور انور مسجد کے سنگ بنیاد رکھے جانے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا نے اینٹ رکھی۔جس کے بعد درج ذیل احباب نے باری باری اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن ،ایڈیشنل وکیل المال لندن،مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ ربوہ پاکستان ، سید محمود احمد شاہ صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان ، پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ،امیر صاحب جرمنی ،مبلغ انچارج جرمنی ،صدر مجلس انصار اللہ،صدر مجلس خدام الاحمدیہ،صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی،حاجی نواب دین صاحب،وقاص ساجد صاحب آرکیٹیکٹ، ریجنل مبلغ الیاس منیر صاحب،ریجنل امیر صاحب،ناظم علاقہ ریجن انصار اللہ،ریجنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ،ریجنل صدر لجنہ ،صدران جماعت Hannover Nord ، Hannover Ost،حافظ عبدالحمید صاحب،صدر لجنہ Hannover Ost اور صدر لجنہ Hannover Nord، قائد خدام Hannover Ost قائد خدام Hannover Nord،محمد ناصر لٹسن جرمن احمدی، مکرمہ حائیکے لٹسن صاحبہ جرمن احمدی خاتون ،مکرم Besim-Culange صاحب،بہترین داعی الی اللہ، ایاز عودہ صاحب ، ملک فاروق احمد صاحب (شعبہ سو مساجد) آخر پر دو واقفین نو بچوں عزیزم محمد وقاص داؤد صاحب اور عزیزہ نبیلہ احمد صاحبہ کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔سنگ بنیاد کی اس تقریب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔دعا کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف تشریف لے گئے اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔سبھی اپنی اس خوش نصیبی پر بے حد خوش تھیں اور پھولی نہ سماتی تھیں ،اپنے بچوں کو اٹھا اٹھا کر حضور انور کے قریب کرتیں اور پیار حاصل کرتیں۔بچیوں کے بعد حضور انور نے بچوں میں بھی چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے موقع پر ایک جرمن مہمان بھی تشریف لائے تھے۔حضور انور نے اس مہمان سے گفتگو فرمائی۔ساتھ ہدایت اللہ ہیوبش صاحب جرمن احمدی بھی کھڑے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں بتایا گیا ہے کہ ماضی میں کچھ جرمنوں نے اسلام قبول کیا تھا لیکن وہ آجکل یہاں نہیں ہیں۔دوسری جگہ پر ہیں لیکن فعال ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اب کیا وجہ ہے کہ جرمن اسلام قبول نہیں کرتے۔اس پر ہیوبش صاحب نے کہا کہ مذہب میں دلچسپی نہیں لیتے ،روحانیت میں لیتے ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا روحانیت کے حصول کا جو طریق ہے جب تک وہ اختیار نہ کیا جائے ان کو روحانیت نصیب نہیں ہوگی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک قوم آئی کہ ہمیں نماز معاف کر دی جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس مذہب میں نماز نہیں وہ مذہب ہی کیا ہے۔ مذہب کی تعلیمات پر عمل کئے بغیر روحانیت نہیں مل سکتی۔

ہمبرگ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

پونے آٹھ بجے حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ Hannover سے Hamburg کیلئے روانہ ہوا۔Hannover سے ہمبرگ کا فاصلہ 170 کلومیٹر ہے۔جب حضور انور کی گاڑی یہاں سے روانہ ہو رہی تھی تو بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں ’’جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر‘‘ پڑھ رہی تھیں اور قافلہ آہستہ آہستہ یہاں سے نکل کر مین روڈ کی طرف روانہ ہوا۔قریباً پونے دو گھنٹے کے سفر کے بعد رات ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الرشید ہمبرگ پہنچے۔جہاں ہمبرگ کی جماعت کے 13 صد احباب سے زائد احباب مرد وخواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا والہانہ استقبال کیا۔یہ لوگ شام چھ بجے سے ہی حضور انور کے استقبال کے لئے جمع ہونے شروع ہوگئے تھے اور حضور انور کے دیدار کے منتظر تھے۔جونہی حضور انور کی گاڑی بیت الرشید کے مین گیٹ میں داخل ہوئی تو بچیوں نے خیر مقدمی نغمات پڑھنے شروع کر دیئے،احباب مرد وخواتین اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔لوکل امیر ظہور احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ ہمبرگ نسیم ساجد صاحب نے مجلس عاملہ کے ممبران اور جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

احمدیہ مشن ہاؤس بیت الرشید کا کل رقبہ 2783 مربع میٹر ہے۔جب کہ مسقّف حصہ کا رقبہ 959 مربع میٹر ہے۔اس عمارت میں تین بڑے ہالز ہیں ان میں دو ہال کو مردوں اور عورتوں کے لئے مسجد کی شکل میں تبدیل کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ اس بلڈنگ میں دفاتر اور رہائشی حصہ بھی ہے۔یہ عمارت جماعت ہمبرگ نے 1994ء میں خریدی تھی جو کہ ہمبرگ شہر کے علاقہ Schnelsen میں واقع ہے۔

ہمبرگ میں جماعت کا پہلا مرکز مسجد فضل عمر ہے۔یہ مسجد ہمبرگ شہر کے علاقہ Stellingen میں واقع ہے۔یہ مسجد 1951ء میں تعمیر ہوئی تھی اس کے ساتھ مشن ہاؤس اور دفاتر بھی ہیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نیا مرکز پہلے مرکز سے کئی گنا بڑا ہے اور وسیع رقبہ پر مشتمل ہے۔پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الرشید میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

یکم ستمبر 2005ء (بروز جمعرات)

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

1 بجکر 35 منٹ پر حضور انور نے بیت الرشید ہمبرگ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔بعد سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور بیت الرشید ہمبرگ کے بیرونی علاقہ میں سیر کیلئے تشریف لے گئے۔دوران سیر حضور انور کچھ وقت کے لئے ملک شریف احمد صاحب اور سعید انصر صاحب کے گھروں میں تشریف

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمارے ہر عہدے دار کو چاہئے کہ وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں اپنے نمونے قائم کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت واخوت میں بڑھا جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ہنگل باغبانہ، قادیان

لے گئے۔ان دونوں گھروں میں قافلہ کے ممبران اور بعض مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

نصف گھنٹہ کی سیر کے بعد حضور انور واپس تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔28 خاندانوں کے 132/افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔ملاقات کرنے والوں میں Hamburg جماعت کے علاوہ پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

2/ستمبر 2005ء بروز (جمعۃ المبارک)

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔MTA کے ذریعہ یہ خطبہ جمعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا پورا متن حسب دستور علیحدہ شائع کیا جارہا ہے۔تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے لوگ بہت دور دور سے سفر کر کے پہنچے۔بعض فیملیز پانچ صد کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے ہمبرگ پہنچیں۔ہمبرگ اور اردگرد کی جماعتوں سے کثرت سے احباب شامل ہوئے۔دو ہزار دوصد کے لگ بھگ حاضری تھی۔اس تعداد کے پیش نظر بیت الرشید کے بیرونی احاطہ میں مارکیز لگا کر لوگوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔بیت الرشید کے تینوں ہال، صحن غرض ہر جگہ نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔تمام احباب کے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام انتظامات بہت عمدہ تھے۔

چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت الرشید کے بیرونی علاقہ میں سیر کیلئے تشریف لے گئے۔نصف گھنٹہ کی سیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لائے اور اپنے دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

اسکے بعد ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفین نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عدنان طاہر نے کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔

اسکے بعد عزیزم محمد احمد قمر نے نشہ آور اشیاء کی ممانعت کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی۔''مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ'' کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرتی ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

اس کے بعد رانا عبدالمقیت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔حضور انور نے اس بچے کی عمر کے بارہ میں پوچھا اور فرمایا کہ یہ تین سال کے لگ رہے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں نسخہ استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس نظم میں شامل مشکل الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔

اسکے بعد عزیزم اسعد انور چٹھہ نے ''خدمت خلق'' کے موضوع پر تقریر کی۔اس پر حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ انہیں جیب خرچ ملتا ہے۔کتنا ملتا ہے؟حضور انور نے فرمایا اپنے جیب خرچ میں سے بچا کر ہیومینیٹی فرسٹ میں دیا کریں۔افریقہ میں آپ سب بچوں کے جیب خرچ سے ایک کنواں لگ سکتا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دوسرے بچوں کو بھی تحریک کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ آپ دن میں کتنے کوک یا جوس کے ڈبّے پیتے ہیں۔اگر یہ قربان کردیں تب بھی آپ افریقہ کی بہت خدمت کر سکتے ہیں۔جرمنی کے ذمہ افریقہ کے دو ممالک ہیں جہاں ہیومینیٹی فرسٹ کام کر رہی ہے اور لوگوں کو پینے کا پانی مہیّا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

اس کے بعد عزیزم امتیاز احمد شاہین نے ''منارة المسیح'' سے متعلق ایک معلوماتی مضمون پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 1900ء میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تحریک ہوئی کہ قادیان کی مسجد اقصیٰ میں ایک سفید مینار تعمیر کیا جائے نیز یہ خبر دی گئی کہ دین کی ترقی سے اس مینار کی تعمیر کا گہرا تعلق ہے۔28/مئی 1900ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے نام ایک مفصّل اشتہار شائع کیا جس میں اس مینار کی عظمت واہمیت کو بیان کرتے ہوئے احباب کو مالی تحریک فرمائی اور فرمایا یہ مینارہ وہ مینارہ ہے جس کی ضرورت احادیث نبویہ میں تسلیم کی گئی۔جو دوست اس مینارہ کی تعمیر کیلئے مدد کریں گے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے۔جس خدا نے مینارہ کا حکم دیا ہے اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی روح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا۔

مینارہ کی تعمیر کیلئے دس ہزار روپیہ کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خادموں سے کم از کم ایک ایک سو روپیہ کی تحریک فرمائی اور فیصلہ کیا کہ اس پر لبیّک کہنے والوں کے نام مینارہ پر بطور یادگار کندہ کروائے جائیں گے۔خود حضرت امّاں جانؓ نے ایک ہزار روپیہ چندہ دیا۔13/مارچ 1903ء کو نماز جمعہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اینٹ منگوائی اور حضورؑ نے اسے وہاں پر رکھ کر لمبی دعا کی آخر وہ اینٹ فضل الدین صاحب احمدی معمار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق بنیاد کے مغربی حصہ میں نصب کر دی اور حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ اس کام کے نگران مقرر ہوئے۔مالی مشکلات کے باعث تعمیر کا کام رکا رہا۔خلافت ثانیہ کے دور میں دوبارہ شروع ہوا۔آخر یہ مینار دسمبر 1915ء میں پایہ تکمیل تک پہنچ گیا۔

یہ مینار 105 فٹ اونچا ہے۔اسکی تین منزلیں ہیں۔ایک گنبد اور 92 سیڑھیاں ہیں۔اس پر گھڑیال بھی نصب ہیں اور بجلی کے قمقمے بھی آویزاں ہیں جو میلوں دور سے دکھائی دیتے ہیں۔

یہ معلوماتی مضمون پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے اس مینارہ کے تعلق میں مختلف سوالات کئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس کی تعمیر پر کتنا اندازہ خرچ تھا۔اس کے جواب پر حضور انور نے فرمایا کہ اب اس کی مرمت کے لئے جو اندازہ خرچ وہاں سے آیا ہے وہ لاکھوں میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ کتنے ہیں جو مربی بننا چاہتے ہیں۔کتنے ڈاکٹرز، کتنے وکیل اور کتنے انجنیئرز وغیرہ بننا چاہتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو سوالات کا موقع دیا جس پر بعض بچوں نے اپنے لئے اور بعض نے اپنے والدین کے لئے دعا کی درخواست کی۔

پروگرام کے آخر پر عزیزم رانا محمود الحسن صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب بچوں کو شرٹس عطا فرمائیں اور اُن بچوں کو قلم بھی عطا فرمائے جن کو اس سے پہلے قلم نہیں ملے تھے۔بچوں میں تیار شدہ کھانے کے پیکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

یہ کلاس ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔اس کے بعد حضور انور نے بیت الرشید میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

3/ستمبر 2005ء (بروز ہفتہ)

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔
صبح حضور انور ایدہ اللہ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دوپہر بارہ بجے تک جاری رہیں۔ہمبرگ اور اردگرد کی جماعتوں کے 38 خاندانوں کے 155/افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔ان ملاقات کرنے والوں میں بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جنہوں نے پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔یہ سبھی لوگ اپنی اس خوش نصیبی پر بیحد خوش تھے اور خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔

قضاء بورڈ (جرمنی) کے ممبران کے ساتھ حضور انور کی میٹنگ

فیملی ملاقاتوں کے بعد قضاء بورڈ جرمنی کے ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے وکلاء کتنے ہیں اور دینی علم رکھنے والے کتنے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جب بھی تین رکنی بورڈ کا تقرر کیا جائے تو اس میں ایک ممبر ایسا ہو جس کو شریعت کا پتا ہونا چاہئے۔ایک

کلامُ الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 344)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

''جب تک مسلمان قرآن شریف کے پُورے متّبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔''

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 292)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ممبر کو قانون کا پتہ ہونا چاہئے اور تیسرا ممبر کوئی بھی ہو۔ فرمایا بورڈ مقرر کرتے ہوئے اس کا خیال رکھا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران سے یہ بھی دریافت فرمایا کہ ’فقہ احمدیہ‘ کا مطالعہ کس کس نے کیا ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ سب کو اس کا علم ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ مقدمات کا فیصلہ جلد ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر سمجھانا ہے تو فریقین نے سمجھانا ہے، خاندان کے بزرگوں نے سمجھانا ہے۔ یہ قضا کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر لڑکی کی طرف سے خلع کی درخواست آتی ہے تو قضاء کا کام نہیں ہے کہ اس کو لٹکائے۔ فریقین کو سمجھانا، صلح کروانا قضاء کا کام نہیں ہے۔ یہ حکمین کا کام ہے۔ قضاء نے صرف فیصلہ کرنا ہے۔ فرمایا۔ علیحدگی کے بعد حقوق کے تعیّن میں قضاء Involve ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قضاء کے معاملات کے بارہ میں بعض انتظامی ہدایات دیں اور تفصیل سے کام کرنے کا طریق سمجھایا۔ ثالثی کے نظام کے بارہ میں بھی تفصیل سے سمجھایا اور ہدایت فرمائی کہ اس بارہ میں ملکی قانون بھی دیکھے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ لوکل جماعتوں میں بھی جہاں تعداد 100-200 ہے وہاں لوکل قاضی مقرر کریں۔ جو قاضی اوّل مقرر کئے گئے ہیں یہ لوکل سطح پر قاضی ان سے علیحدہ ہوں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر ریجن میں قاضی اوّل بنا دیں پھر ریجن کی جماعتوں میں لوکل قاضی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قضاء نے اس طرح اپنے ساتھ ملکی قانون کو لے کر چلنا ہے کہ حقوق متأثر نہ ہوں اور شریعت پر زد نہ آتی ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام ممبران کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں نے خالی الذہن ہوکر، لاتعلق ہوکر، کسی رشتے کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے فیصلے کرنے ہیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بہت سے دیگر انتظامی امور کے بارہ میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیلی ہدایات دیں۔ قضاء بورڈ کے ساتھ یہ میٹنگ دوپہر ایک بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

ایک بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کی میٹنگ

بعد از سہ پہر پانچ بجے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام مہتممین سے ان کے کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کے پروگراموں اور لائحہ عمل کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

ایک نائب صدر کے پاس مہتمم اطفال اور ایک نائب صدر کے پاس مہتمم اشاعت کے عہدے بھی تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ یہ دو دو عہدے کیوں ہیں۔ بحیثیت مہتمم ہی بہت زیادہ کام ہے اس لئے یہ دونوں اب نائب صدر نہیں ہیں۔ صرف مہتمم اطفال اور مہتمم اشاعت ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا نائب صدر صرف نائب صدر ہی ہونا چاہئے۔ اس کا بہت کام ہوتا ہے۔

تمام مہتممین نے اپنے اپنے شعبوں کے کارڈ آویزاں کئے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں نائب صدران کو ہدایت فرمائی کہ آپ نائب صدر والا کارڈ اتار دیں جس کی فوری تعمیل کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ جس عہدیدار کی بھی منظوری حاصل کرنی ہو اس کے بارہ میں لکھا کریں کہ اس کے پاس پہلے کون کون سے عہدے ہیں۔ فرمایا اب باقاعدہ نائب صدران کی منظوری حاصل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم اطفال سے، اطفال کی تجنید اور ان کے چندہ کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ جو ممبر شپ کا چندہ ہے اس کا حساب علیحدہ رکھیں اور جو ان کے اجتماع کا چندہ ہے اس کا ریکارڈ علیحدہ رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم اشاعت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا جو سہ ماہی رسالہ ’نور الدین‘‘ شائع ہوتا ہے اس کا جرمن حصہ بھی ہونا چاہئے۔ مضامین کا جرمن ترجمہ ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا ’’مشعل راہ‘‘ کے اقتباسات زیادہ کریں اور ان کا جرمن ترجمہ بھی دیں۔ فرمایا آپ کے ستّر فیصد تو طلبا جرمن جانتے ہیں۔

ایک نائب صدر نے بتایا کہ وہ سالانہ اجتماع کے موقع پر ناظم اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ناظم اعلیٰ تو کوئی مستقل شعبہ نہیں ہے۔ سو مساجد کے چندہ کی وصولی کا ذکر ہونے پر فرمایا یہ سپیشل کام ہے یہ معاون صدر کے سپرد کریں۔ یہ مستقل کام ہے ایک ملین یورو کا آپ کا وعدہ ہے۔

فرمایا مساجد کیلئے چندہ وصول کرتے ہوئے چندہ عام ہرگز متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا چندہ دینے والے سے پہلے پوچھا جائے کہ چندہ عام ادا کیا ہوا ہے یا نہیں؟ اگر ادا نہیں کیا تو پھر یہ چندہ جو مساجد کے لئے دے رہا ہے چندہ عام میں ڈالا جائے کیونکہ چندہ عام کی ادائیگی بہرحال ضروری اور لازمی ہے۔

معتمد صاحب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجالس سے موصول ہونے والی ماہانہ رپورٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ جو مجالس رپورٹ بھجوانے میں سست ہیں ان کو بار بار یاد دہانی کروائیں اور اپنی رپورٹس کی وصولی کو سو فیصد بنائیں۔

مہتمم تجنید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ تجنید میں گنجائش ہے۔ اس کو مکمل کرنے کے لئے مستقل کوشش کرتے رہیں۔

شعبہ تعلیم کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ سال میں ایک کی بجائے دو امتحان لئے جاسکتے ہیں۔ فرمایا کوشش کرنی چاہئے کہ تمام خدام امتحانوں میں شامل ہوں۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ امسال آپ نے مرکزی سطح پر جو تربیتی کلاس رکھی ہے اس میں تمام مجالس سے نمائندگی ہونی چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ریجنل لیول پر بھی تربیتی کلاسز ہونی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس یہ جائزہ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام کم از کم ایک نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ کتنے ہیں جو قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ہیں۔ جمعہ پڑھنے والے کتنے ہیں۔ MTA دیکھنے والے کتنے ہیں۔ گزشتہ سالانہ اجتماع پر آپ کی کتنی حاضری تھی۔ فرمایا آپ کی انفارمیشن پوری ہونی چاہئے۔

مہتمم تبلیغ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدام جو بیعتیں کرواتے ہیں آپ کے ریکارڈ میں ہونی چاہئیں۔ داعیان الی اللہ سے آپ کا رابطہ ہونا چاہئے۔ سیکرٹریان تبلیغ سے بھی آپ کا رابطہ قائم رہنا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو خدام کے گروپ کے نومبائعین ہیں ان کا نام اور ایڈریسز اور پورا ریکارڈ مہتمم تربیت نومبائعین کو دیں جو ان سے مستقل رابطے رکھے اور مقامی مجالس کا ان سے باقاعدہ مستقل رابطہ ہو۔ فرمایا مقامی خدام کی ڈیوٹی لگائیں کہ ان سے رابطہ رکھیں، نماز سکھائیں اور ان کی تربیت کریں۔

مہتمم تربیت نومبائعین کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومبائعین کو سنبھالنے اور ان کی تربیت سے متعلق ہدایات دیں۔ فرمایا باقاعدہ پلان بنائیں، ان کی فہرستیں تیار کریں اور ان کی تربیت کر کے اپنے نظام میں شامل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم امور طلباء کو ہدایت فرمائی کہ یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارے طلباء تعلیم کے اعلیٰ معیار میں جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یونیورسٹیوں میں سمپوزیم منعقد کریں، سیمینار کریں۔ فرمایا یونیورسٹیوں میں دوسرے مذاہب کے طلباء عیسائیوں وغیرہ کے گروپ بنائیں وہ سیمینار کا انتظام کریں اور احمدیوں کو Invite کریں۔

مہتمم صحت جسمانی نے مجالس کے مابین مقابلہ جات اور کھیلوں کی رپورٹ پیش کی۔ اسی طرح مہتمم وقار عمل نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے خدام نے جو وقار عمل کیا ہے اس کی رپورٹ پیش کی۔

مہتمم صنعت وتجارت کو حضور انور نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ جو خدام فارغ ہیں اور کام نہیں کر رہے ان کی لسٹ بنا کر ان کو کام میں شامل کریں۔ فرمایا مارکیٹوں میں کام کر سکتے ہیں۔ فرمایا انٹرنیٹ سے ملازمتیں تلاش کریں کہ کہاں کہاں جاب نکل رہی ہے۔ فرمایا فارغ رہنا، کوئی کام نہ کرنا اور گورنمنٹ کی طرف سے خرچ لے کر کھانا یہ تو صدقہ ہے۔ اضطراری حالت میں کھانا چاہئے۔ ایک احمدی کو چاہئے اپنی عزّت نفس کا خیال رکھے، خود کام کرے اور کما کر کھائے۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں، فرمایا لسٹ بنائیں۔ صدر صاحب کو دیں، ایک کمیٹی بنائیں اور کام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بہت سی بیماریاں فارغ بیٹھنے سے پیدا ہورہی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کو اس کام میں مستعد ہونا چاہئے۔

مہتمم عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ سیر کے دوران جو خدام میرے ساتھ ہوتے ہیں ان کو سمجھائیں کہ ٹریفک روکا نہ کریں۔ خصوصاً جو میرے ساتھ ہوتے ہیں ان کو زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔ جب مَیں خود کھڑا ہو جاتا ہوں تو پھر روکنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

شعبہ مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے بجٹ اور چندوں کا جائزہ لیا۔ حضور انور نے فرمایا ایڈیشنل مہتمم مال کا کام یہ ہوتا ہے کہ جو بقایادار ہے اس سے چندہ وصول کریں اور یاد دہانیاں کروائیں۔

مہتمم مقامی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

کلامُ الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کردے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 594)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

’’کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 601)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی فرنکفرٹ کی 13 مجالس ہیں آپ کے پاس خدام بھی ہیں آپ اپنی تجنید مکمل کر سکتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ سوا چھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی میٹنگ

اسکے بعد 6بجکر 20 منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام قائدین سے باری باری ان کی کارگزاری کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات دیں۔

قائد عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ خود مستعد ہوں اور اپنی تجنید مکمل کریں۔ قائد عمومی نے بتایا کہ جماعت نے تجنید تیار کی ہے وہاں سے ہم لے رہے ہیں اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ انصار اللہ کی اپنی تجنید مکمل کریں۔ جماعتی نظام کو ذیلی تنظیموں کی مدد کرنی چاہئے اور ذیلی تنظیموں کو جماعت کی مدد کرنی چاہئے۔

نومبائعین کی تربیت کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ انصار جو آپ کے ذریعہ احمدی نہیں ہوئے وہ آپ کے تحت آنے چاہئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اپنی مجالس کے زعماء کو کہیں کہ ان نومبائعین کے گھروں میں جائیں۔ ان سے رابطہ کریں ان کو نماز سکھائیں جو مسلمان نہیں ہیں۔ فرمایا جب کوئی نو مبائع جگہ تبدیل کرے تو آپ کو علم ہونا چاہئے کہ وہ کس علاقہ میں منتقل ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گزشتہ دس سالوں میں انصار اللہ کی جو بیعتیں ہوئی ہیں ان کو تلاش کریں۔ اس کام کے لئے کافی توجہ کی ضرورت ہے۔

قائد تعلیم نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ انصار کو پورے سال کا لائحہ عمل دیا جاتا ہے۔ رسالہ ''الوصیت'' پڑھنے کیلئے دیا ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کی معین رپورٹ آپ کو آنی چاہئے کہ کتنوں نے پڑھ لیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عاملہ ممبران کا بھی جائزہ لیں کہ کتنوں نے یہ کتاب پڑھی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مرکزی طور پر سارے ملک کے انصار سے امتحان لیں۔ فرمایا کسی کتاب کے چند صفحے دے دیں۔ بے شک کتاب دیکھ کر حل کر دیں۔ یہ کام کر لیں۔ بہت بڑا کام ہے۔

قائد مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار کے بجٹ اور ماہانہ چندوں کا جائزہ لیا اور ہدایت دی کہ تجنید کے مطابق تمام انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ قائد اشاعت نے بتایا کہ الفضل انٹرنیشنل میں انصار اللہ جرمنی کا رسالہ ''الناصر'' شائع ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا الفضل انٹرنیشنل کتنے انصار پڑھتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کتنے انصار کے گھروں میں الفضل آتا ہے۔

آپ کی مجلس عاملہ، ریجنل عاملہ اور مقامی مجالس عاملہ کو بھی آنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا پندرہ صد کی تعداد میں اس کی خریداری بڑھائیں، پچاس فیصد انصار ایسے ہونے چاہئیں جن کے ہاں الفضل آتا ہو۔

قائد تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کو نمازوں کی ادائیگی اور تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلائیں۔ فرمایا چھوٹی مجالس میں اپنے زعماء کو Active کریں۔ جن کے گھر نماز سنٹر سے دور ہیں وہ اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ نماز پڑھا کریں۔ قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالا کریں۔

قائد خدمت خلق کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ انصار ہسپتالوں میں جا کر مریضوں، بوڑھوں کا حال پوچھیں اور پھل، پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دوسرے ملکوں سے یہاں لوگ آئے ہوئے ہیں ان کے جا کر حالات دیکھیں اور ان سے تعلقات بنائیں۔

قائد تحریک جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ کا تحریک جدید کا چندہ جماعت کی وصولی کا ۱/ہ ہونا چاہئے۔

قائد عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کی جن مجالس سے ماہانہ رپورٹس نہیں آتیں وہاں سے بھی باقاعدگی سے رپورٹس آنی چاہئیں۔ باقی مجالس کو بھی Active کریں اور تمام مجالس رپورٹس بھیجیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ جو انصار لازمی چندہ نہیں دے رہے وہ لازمی چندہ دیں گے تو ان سے مجلس انصار اللہ کا قبول ہوگا۔ جو مجلس انصار اللہ کا چندہ دیتا ہے اور لازمی نہیں دیتا تو وہ اس کا انصار کا چندہ لازمی چندہ میں شمار کیا جائے اور جماعت کے کھاتہ میں چلا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ میری آمد اتنی ہے مَیں اس پر اتنا دوں گا تو آپ لکھ لیں اور اس سے لے لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اصل مقصد یہ ہے کہ تربیت ہونی چاہئے۔ نفس کی اصلاح ہو، دین کی طرف رجحان ہو، خدا کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو، اللہ کے حکموں پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو موصی ہے اس کو سمجھانا چاہئے کہ وصیت کرنے کے بعد تم نے اعلیٰ معیار کی قربانی کا وعدہ کیا ہے۔ ایک عہد کیا ہے۔ اپنے اس عہد اور اعلیٰ معیار کی قربانی سے پھر رہے ہو۔ فرمایا جو موصی نہیں ہیں ان کو بھی سمجھاتے رہنا چاہئے کہ یہ چندہ بھی جماعت کی طرف سے مقرر شدہ ہے۔ ذیلی تنظیموں کا بھی مقرر شدہ ہے اس کو بھی باقاعدہ ادا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ کو فرمایا کہ آپ کو چاہئے کہ 2008ء تک پانچ مساجد بنا کر دیں۔ چندوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ جرأت پیدا کریں، حوصلہ پیدا کریں، خدا تعالیٰ خود حالات پیدا کر دے گا۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ سوا سات بجے ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ تصویر کے بعد عاملہ کے سبھی ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد سوا سات بجے ہمبرگ ریجن کی واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جو عزیزہ امتہ البصیر نور نے کی۔

اسکے بعد عزیزہ صباح النور ندیم نے اصلاح نفس کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور اس کی مختصر تشریح پیش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ کتنی بچیاں سکولوں میں حجاب لے کر جاتی ہیں اور ان بچیوں کو کلاس میں حجاب لینے پر ٹیچر تنگ تو نہیں کرتے کہ سکول میں حجاب نہ لیا کرو۔ بچیوں نے بتایا کہ انہیں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو بچیاں آج حجاب لے کر آئی ہیں وہ اب اس کو اتار نہ دیں بلکہ اس پردہ پر اب قائم رہنا ہے۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پوچھا کہ کتنی بچیاں ریال میں جاتی ہیں اور کتنی گیمنازیم میں۔ حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ بچیوں کو گیمنازیم میں جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (گیمنازیم یہاں جرمنی میں اعلیٰ تعلیمی معیار ہے جب کہ ریال اس سے کم درجہ پر ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس میں شامل بچیوں کی تعداد پوچھی جو کہ 52 تھی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی بچیاں ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں۔ 24 بچیوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ وکیل بننے والی بچیوں کی تعداد گیارہ جب کہ دو نے ٹیچر بننے کے لئے ہاتھ کھڑے کئے۔ کچھ بچیوں نے انجنیئرز اور ایک بچی نے کمپیوٹر سائنس میں جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

بعد ازاں عزیزہ انیقہ رفیق شاکر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

میں اپنے پیاروں کی نسبت ہر گز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں اور ان کی نگاہ رہے نیچی

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزہ صباح النور مطیع نے ''وسعت حوصلہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد عزیزہ مدیحہ وسیم نے ''آنکھوں کی حفاظت'' کے بارہ میں ایک معلوماتی مضمون پیش کیا۔

آخر پر بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

''ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ''

کورس کی شکل میں پیش کیا۔

کلاس کے آخر پر حضور انور نے بچیوں سے پوچھا کہ کتنی بچیوں کو ابھی تک پین نہیں ملے۔ ان کو حضور انور نے باری باری بُلا کر پین عنایت فرمائے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت کلاس میں شامل ہونے والی تمام بچیوں کو حجاب تقسیم فرمائے اور پیک کھانا بھی ان میں تقسیم فرمایا۔

کلاس کے آخر پر حضور انور نے منتظمات کو ہدایت فرمائی کہ جو بچیاں ریسرچ میں شوق رکھتی ہیں وہ بائیبل میں سے حوالے نکال کر ان پر ریسرچ کریں اور آپ اس کام میں ان کی مدد کریں۔

سوا آٹھ بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7؍اکتوبر 2005)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4؍مارچ 2016)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25؍مارچ 2016)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

خطبہ عید الاضحی

اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرکے، اس کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کرکے انسان اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بن سکتا ہے اور یہ خصوصیت صرف اور صرف انسان کو دی گئی ہے حتی کہ ملائکہ کو بھی یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے، فرشتوں کو بھی یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے، پس یہ اللہ تعالیٰ کا انسان پر احسان ہے کہ اس نے اسے ایک ایسا مقصد پیدائش دیا ہے جس کو حاصل کرکے وہ خدا تعالیٰ کے بہت ہی پیاروں میں شامل ہوسکتا ہے بلکہ اس مرتبہ و مقام پر پہنچ سکتا ہے جہاں فرشتے بھی نہیں پہنچ سکتے

پس خوش قسمت ہے انسان کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کرکے اپنی باقی مخلوق سے افضل کر دیا، خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو پکارنے والے کی آواز کو سنتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز کو سنا، وہ پکارنے والا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار سال کے اندھیرے زمانے کے بعد پھر اپنے وعدے کے مطابق ایک مُنادی ہم میں مبعوث فرمایا اور ہمیں اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے بعض اہم نصائح

عید تو خوشی کا نام ہے اور خوشی دل کے اطمینان، دل کی راحت سے پیدا ہوتی ہے

تمام محبتوں کا مرکز تو اللہ تعالیٰ ہے اور ہونا چاہئے، خوشی بھی اسی کو حاصل ہوگی اور حقیقی عید بھی اسی کی ہوگی جو اپنے مولیٰ کے حضور پہنچا ہوگا

کیونکہ تمام قسم کی راحتوں، خوشیوں، عیدوں کا سرچشمہ تو وہی پاک ذات ہے، پس یہی سچائی ہے جس کو ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے

خطبہ عید الاضحیٰ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 ستمبر 2016ء بمطابق 13 تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ -

ہم اس بات کو قرآن کریم میں پڑھتے بھی ہیں اور اس کو ہماری تقریروں اور خطبات میں بار بار بیان بھی کیا جاتا ہے۔ مَیں نے بھی شاید دسیوں مرتبہ اس حوالے سے بات کی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْن (الذاریات: 57) اور نہیں پیدا کیا جنّ وانس کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبودیت اختیار کریں۔ یعنی انسان کی پیدائش کا اگر کوئی مقصد ہے تو یہی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کامل بندگی اختیار کرے۔ کامل عبد بنے۔

عبد بنا کیا ہے؟ يَعْبُدُوْن کے کیا معنی ہیں؟ اس کے معنی ہیں کہ کامل غلامی اور تمام تر طاقتوں اور صلاحیتوں کے ساتھ خدمت گزاری، عبادت کا حق ادا کرنا۔ یعنی ایسی عبادت جو دل کی گہرائی سے ہو، اور پیار سے ہو بوجھ نہ بنے۔ ایسا پیار جو سوائے خدا تعالیٰ کے کسی سے نہ ہو۔ کامل فرمانبرداری اور تذلّل اختیار کرنا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی بے شمار مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذمہ مختلف کام لگائے ہوئے ہیں اور وہ سب اپنے اپنے دائرے میں اپنے کام کر رہے ہیں۔ گویا وہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کر رہے ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں انسان ہے اس کو بھی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں نے تمہارے سپرد ایک کام کیا ہے۔ وہ کام کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ اپنے مقصد پیدائش کو پہچانو۔ اس مقصد کو حاصل کرو جو تمہارے ذمہ لگایا گیا ہے، جو تمہاری پیدائش کا مقصد ہے۔ لیکن کتنے انسان ہیں جو اس بات پر عمل کرتے ہیں۔ دنیا کے باقی انسانوں کو تو چھوڑیں، ہم مسلمانوں میں سے دیکھتے ہیں کہ کتنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے کامل فرمانبرداری، اطاعت اور دل کی گہرائی سے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک خاص پیار کا جذبہ لئے ہوئے اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر ہم اعداد و شمار اکٹھے کریں تو بہت کم ایسے ہوں گے۔ بلکہ رسمی طور پر اوپرے دل کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بہت کم ہیں۔ اکثریت تو نمازیں ہی نہیں پڑھتی۔ یہ عجیب بات ہے کہ دوسری اشیاء کے سپرد ایک کام کیا گیا اور وہ اسے سرانجام دے رہی ہیں اور نافرمانی نہیں کر رہیں۔ لیکن انسان کو واضح طور پر بتایا گیا کہ تمہاری زندگی کا ایک مقصد ہے جو خدا تعالیٰ نے تمہارے سامنے رکھا ہے جسے تم نے پورا کرنا ہے لیکن انسان اس کی نافرمانی اور خلاف ورزی کرتا ہے۔ گویا دوسری مخلوق اور اشیاء اپنے سپرد کام کو فرمانبرداری سے کر رہی ہیں لیکن انسان میں وہ فرمانبرداری نہیں ہے۔ یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے صرف انسان کو ہی حق دیا کہ وہ اپنی مرضی کر سکتا ہے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اپنے مقصد پیدائش کو سمجھے جو کامل تذلل اختیار کرنا اور مکمل طور پر خشوع اور عاجزی دکھانا اور اپنی تمام محبت اپنا تمام پیار اور اپنے تمام تعلقات خدا کے لئے ہی کر دینا ہے۔ برائیوں اور تکبر کو مکمل طور پر چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ اس کے نتیجہ میں پھر خدا تعالیٰ بھی انسان پر جھکتا ہے اور اس کی طرف آتا ہے اور اسے اپنی محبت اور پیار سے نوازتا ہے۔ گویا انسان کو پیدا کرکے اللہ تعالیٰ نے نافرمانی اور فرمانبرداری کے دو دائرے دے دیئے اور انسان کا مقصد پیدائش بتا کر یہ کہا کہ میری اطاعت اور فرمانبرداری کے دائرے میں رہو گے تو میرے کامل عبد بنتے ہوئے میرے انعامات کے بھی وارث بنو گے جن کی کوئی حد نہیں ہے۔ اس میں بڑھتے چلے جاؤ گے۔ جبکہ دوسری مخلوق کا صرف ایک دائرہ ہے جس کے اندر رہ کر اس نے وہ کام کرنا ہے۔ اس لئے اسکے پاس سوائے فرمانبرداری کے اور کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں۔ جب کوئی دوسرا راستہ نہیں تو پھر ان کے لئے ثواب اور انعام بھی نہیں ہے۔ ان میں یہ طاقت اور مادہ ہی نہیں کہ دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کریں۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت صرف انسان میں رکھی ہے کہ اس کے پاس دو راستے ہیں جنہیں وہ اختیار کر سکتا ہے۔ ایک اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے کا، خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا، اس کیلئے تذلّل اختیار کرنے کا۔ اور دوسرا اس مقصد کو پورا نہ کرکے اور اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں میں شامل ہو کر اس کی عبودیت سے باہر نکل کر عبدِ شیطان بننے کا۔ اور اس کے نتیجہ میں پھر انسان اللہ تعالیٰ کی سزا کا بھی مستحق بنتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرکے، اس کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کرکے انسان اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بن سکتا ہے اور یہ خصوصیت صرف اور صرف انسان کو دی گئی ہے حتی کہ ملائکہ کو بھی یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ فرشتوں کو بھی یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا انسان پر احسان ہے کہ اس نے اسے ایک ایسا مقصد پیدائش دیا ہے جس کو حاصل کرکے وہ خدا تعالیٰ کے بہت ہی پیاروں میں شامل ہو سکتا ہے بلکہ اس مرتبہ و مقام پر پہنچ سکتا ہے جہاں فرشتے بھی نہیں پہنچ سکتے۔ پس خوش قسمت ہے انسان کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کرکے اپنی باقی مخلوق سے افضل کر دیا۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ مَیں نے جو تمہیں طاقتیں اور صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں اور جو دماغ اور سوچ میں نے تمہیں عطا کی ہے جو کسی دوسری مخلوق کو عطا نہیں کی گئیں اسے میرے پیار، میری فرمانبرداری، میرے لئے کامل اطاعت، میری عبادت میں خرچ کرو گے اور اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرو گے تو میرا پیار حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہوا ہے کہ اچھائی اور برائی کے کس راستے کو اس نے چننا ہے۔ برائیاں یا دنیاوی کششیں انسان کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ بعض دفعہ آزمائش کے طور پر یہ سامنے آ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ انسان نیکیوں پر چل رہا ہوتا ہے کوئی ایسی چیز راستے میں آ جاتی ہے جو اسے اس راہ سے بھٹکانے والی ہو اور آجکل کی دنیا میں تو قدم قدم پر ایسی چیزیں ہیں جو ایک نیکیوں پر چلنے والے کو بھی اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں یا کھینچنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اگر انسان ان سے بچ جائے اور اسے اپنا مقصد پیدائش یاد آ جائے تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کو بہت نوازنے والا ہے اس دنیاوی کوشش سے بچنے والے کے بھی

درجات بڑھا دیتا ہے۔ لیکن انسان کو مقصدِ پیدائش بتا کر سب سے بڑا احسان جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کیا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے فرستادے بھیجتا ہے، اپنے پکارنے والے بھیجتا ہے جو بندوں کو ان کے مقصد پیدائش کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ جو انسانوں کو برائیوں میں گرنے سے بچاتے ہیں اور بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو انسانوں کو صراط مستقیم سے پھسلنے سے بچاتے ہیں۔ جو نیکی اور بدی کی تمیز سے انسان کو آگاہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ذکر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یوں فرماتا ہے جو ایک دعا کے رنگ میں بھی ہے کہ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (آل عمران:194)۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

پس یہ مُنادی وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں اور انسان کو اس کا مقصد پیدائش بتانے کیلئے آتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے راستے دکھانے کیلئے آتے ہیں۔ پس خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو پکارنے والے کی آواز کو سنتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز کو سنا، وہ پکارنے والا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس مُنادی نے، اس پکارنے والے نے کیا آواز دی، کس طرف بلایا؟ کیا کسی تجارت کی طرف بلایا؟ کیا کسی دنیاوی مفاد کی طرف بلایا؟ کیا مال و اسباب دینے کی طرف بلایا؟ نہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسے مُنادی کی آواز ہوتی ہے جو یہ اعلان کرتا ہے کہ لوگو تم مان لو۔ کیا مان لو؟ کس کی مان لو؟ وہ کہتا ہے کہ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ ۔ اپنے رب کو مانو۔ اس کو مان لو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے، تمہاری پرورش کی ہے، تمہیں ادنیٰ حالت سے اوپر لا کر ترقی دینے کے انتظام کئے ہیں، تمہیں بڑے درجے تک ترقی بھی دی ہے۔ اس کے احکامات کو قبول کرو۔ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنتے ہوئے اس کے حکم کو مانتے ہوئے اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرو۔ پس اس مُنادی کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ فَاٰمَنَّا۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اور ساتھ ہی اپنے رب سے یہ دعا بھی مانگتے ہیں، عاجزی سے اس کے حضور عرض کرتے ہیں کہ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے۔ ہمارا ماننا اور اس پر قائم رہنا تیرے خاص فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ تیرے احکامات پر چلنا، ان پر عمل کرنا تیرے فضل اور تائید کے بغیر بہت بھاری ہے، بہت مشکل ہے۔ تیری مدد نہ ہو تو ہم اس بھاری بوجھ کو اٹھا نہیں سکتے۔ ہم تو ہمیشہ سے غلطیاں کرتے آئے ہیں۔ بیشمار غلطیاں کر چکے ہیں۔ تیری ستّاری اور تیرا غفّار ہونا ہی ہمیں بدانجام سے بچا سکتا ہے اور بچاتا رہا ہے۔ تیری رحمت جو ہر چیز پر حاوی ہے وہ ہمیشہ ہم پر بھی سایہ فگن رہی ہے۔ ہم میں اتنی طاقت نہیں کہ غلطیوں اور لغزشوں سے ازخود محفوظ رہ سکیں۔ اے اللہ تُو ہمارا رب ہے۔ نیکیوں کی توفیق دینا اور ان میں ترقی کرنا، ایمان پر قائم رہنا اور اس میں بڑھنا تیرے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ ہم ازخود یہ کام نہیں کر سکتے۔ اپنے آپ کو شیطان کے کسی حملے سے محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ پس تُو ہی ہے جو ہمیں ایمان پر بھی قائم رکھے اور اس میں بڑھاتا بھی رہے۔ پس ہمیں ایمان میں بڑھا دے۔ یہ دعا ہونی چاہئے اے اللہ ہمیں ایمان میں بڑھا دے تا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں۔ ہم ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو حقیقی ایمان لانے والے ہیں۔ وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا۔ ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے۔ ہماری برائیوں کو دور کرنے میں جتنی روکیں ہیں وہ سب دور ہو جائیں بلکہ ہماری بدیوں کو اس طرح مٹا دے کہ جیسے کبھی واقع ہی نہیں ہوئیں۔ ہمیں ہر سزا سے بچا۔ جب ہم تیرے حضور حاضر ہوں تو ان لوگوں میں شامل ہوں جو نیکیوں میں بڑھے ہوئے ہیں، جن کو تُو نے یہ مقام حاصل کرنے کیلئے یہ دعا سکھائی ہے کہ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ کہ ہمیں نیکوں میں شامل کر کے وفات دے۔ یہ نہ ہو کہ ہم ایمان تو لے آئیں لیکن پھر ہم ایمان سے دُور ہٹ جائیں۔ زمانے کی اصلاح کیلئے ہر زمانے میں تو مُنادی بھیجتا ہے۔ ایک دفعہ اس کو قبول کرنے کے بعد پھر اپنی اَنا میں گرفتار ہو کر، خود ساختہ شکوک و شبہات میں مبتلا ہو کر اپنے ایمان کو ضائع کرنے والے نہ ہو جائیں اور ہمارا کہیں انجام بد نہ ہو جائے۔ اس لئے اے ہمارے خدا ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمارا انجام کبھی بد نہ ہو اور جب ہماری وفات کا وقت آئے تو ہم ایمان پر قائم ہوں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جو ابرار ہیں، جو نیکیوں میں بڑھنے والے ہیں۔ ہماری حرکتیں، ہماری عقلیں، ہمارے علم، ہمیں صراط مستقیم سے ہٹانے والے نہ بن جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں فرمایا کہ مُنادی کو ماننے کے بعد یہ دعا بھی کرو کہ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (آل عمران:195) کہ اے ہمارے رب اور ہمیں وہ وعدہ عطا کر دے جو تو نے اپنے رسولوں پر ہمارے حق میں فرض کر دیا تھا اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہ کرنا۔ یقیناً تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اپنے رسولوں سے جو تُو نے وعدے کئے ہیں وہ وعدے ہمارے لئے بھی پورے کر دے۔ ہم بھی ان تمام فیضوں سے فیضیاب ہونے والے ہوں جن کا وعدہ تو نے اپنے رسولوں سے، اپنے منادوں سے کیا ہے۔ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ کہ ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ بلکہ ہمارے اعمال ایسے ہوں جو تیرے احکامات کے تابع ہوں۔ صرف اعتقادی باتیں ہی نہ ہوں بلکہ ہمارے اعمال بھی تیری رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ ہمیں ایسا اپنے احکامات کا پابند کر دے کہ قیامت تک ہم صحیح راستے سے ہٹنے والے نہ ہوں۔ ہم کسی سزا کا مورد نہ بنیں۔ کوئی سزا ہم پر واجب نہ ہو جائے۔ تیرے حضور ہم شرمندہ ہو کر حاضر نہ ہوں۔ ہماری زندگی کا ہر لمحہ اپنے مقصد پیدائش کو سامنے رکھتے ہوئے گزرنے والا ہو۔ حقیقی عبادت کے بھی ہم نمونے قائم کرنے والے ہوں اور حقیقی بندگی کو بھی ہم پانے والے ہوں۔ اطاعت اور فرمانبرداری سے بھی ہم کبھی پیچھے ہٹنے والے نہ ہوں۔

پس جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہے جس کی کچھ تفصیل مَیں نے بیان کی ہے، یہ آواز ہے جو منادی دیتے ہیں اور یہ باتیں ہیں جو اس منّادکو، اس مُنادی کو، پکارنے والے کو قبول کرنے والے کرتے ہیں۔ پس جب ایسی رہنمائی کا زمانہ ہو تو یہ سب سے بڑھ کر عید کا دن ہوتا ہے۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار سال کے اندھیرے زمانے کے بعد پھر اپنے وعدے کے مطابق ایک مُنادی ہم میں مبعوث فرمایا اور ہمیں اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس نے ہمیں بتایا کہ اسلام کی حقیقی خوبصورت تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ اس نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مجھے بھیجا ہے۔ آنے والے نے ہمیں بتایا کہ مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کا صحیح عبد بننے کا راستہ دکھاؤں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کامل فرمانبرداری سے، ان پر عمل کرنے سے ملتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ:

’’خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا مَیں حلم اور خُلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہِ راست پر چلاؤں۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 143)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں صحیح عبد بننے کیلئے کیا نصائح فرمائی ہیں؟ ہم سے آپ کیا چاہتے ہیں؟ ہم نے جب اٰمَنَّا کہا تو ہمیں اپنی حالتوں کو کس طرح بنانا چاہئے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو جو نصائح فرمائی ہیں ان میں سے چند ایک مَیں بیان کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

’’ہماری جماعت کیلئے اسی بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو۔ نیک اعمال میں سُستی اور کسل نہ ہو۔ کیونکہ اگر سستی ہو تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمال صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کیلئے جوش نہ ہو (نیکیوں میں آگے بڑھنے کیلئے جوش پیدا نہ ہو) تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 439، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا ’’اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں‘‘۔ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ’’یہ بھی ایک موت ہوتی ہے جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 74، حاشیہ، ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

آجکل قربانی کی عید ہے ہم جانور کو ذبح کرتے ہیں۔ پھر اس کی بھی جب کھال اتارتے ہیں اگر ہلکی سی اس میں جان ہو تو شاید اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن فرمایا کہ اطاعت تو اس طرح ہے جس طرح زندہ آدمی کی کھال اتاری جائے جو اس سے بھی بڑی قربانی ہے۔ فرمایا ’’جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 74، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا ’’آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔...... صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔...... دعا، تضرع، صدقہ خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 274، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا ’’نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 245، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا ’’نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجالانے سے شیطانی کمزوری دُور ہوتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح اپنی کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 398، ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان) یعنی نماز کے ذریعہ سے اصلاح ہوگی۔

کلامُ الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے
ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 595)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

پس ان بے شمار خزائن میں سے جو زمانے کے امام اور منادی نے ہمیں دیئے یہ چند باتیں ہیں جو مَیں نے آپ کے سامنے رکھیں۔

ایک عید اُس وقت تھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔ اُس وقت دنیا بے چین تھی۔ دین کا درد رکھنے والے پریشان تھے۔ عیدیں مسلمان مناتے تھے لیکن ان عیدوں میں بھی وہ جو اسلام کا درد رکھنے والے تھے وہ بے چین تھے اور کسی مسیحا کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ آئے تو دین کے بیماروں کو شفا دے تا کہ وہ عید کی حقیقی خوشیاں منا سکیں۔ اس کا اظہار ہماری تاریخ میں ایک بزرگ منشی احمد جان صاحب کے حوالے سے بھی ہوتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص تعلق رکھتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تقویٰ اور عبادت اور مقام کا انہیں اِدراک حاصل ہو چکا تھا۔ آپ کے دعویٰ سے پہلے ہی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے یہی لکھا کہ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

تا کہ ہم حقیقی عیدیں منا سکیں۔ ان بزرگ کی، منشی احمد جان صاحب کی وفات تو آپ کے بیعت لینے سے پہلے ہوگئی تھی۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود، جلد 25، صفحہ 23 تا 24، خطبہ بیان فرمودہ مورخہ 14 جنوری 1944)

لیکن جنہوں نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جب بیعت کی تھی اور بعد میں بھی تو حقیقی عیدیں ان کی اُس وقت ہوئیں۔ یقیناً حقیقی عید تو اسی کی ہوسکتی ہے جو صحتمند بھی ہو اور اپنے پیاروں میں خوش باش بھی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے روحانی مریضوں کے علاج کیلئے، اسلام کی ڈولتی کشتی کو سنبھالنے کیلئے جب مسیحا بھیجا تو اس نے بہت سوں کو روحانی شفا بھی عطا کی اور اس کے بیشمار واقعات ہیں جو جماعت کی تاریخ میں محفوظ ہیں بلکہ اب تک ہو رہے ہیں۔ بعض واقعات مَیں وقتاً فوقتاً مختلف موقعوں پر بیان بھی کرتا رہتا ہوں۔ کئی لوگ لکھتے ہیں کہ صداقت پا کر ہمیں چین اور سکون حاصل ہوا ہے اور حقیقی عید تو دل کا چین اور سکون ہی ہے۔ جو ہمیں آج خوشی پہنچی ہے اس سے پہلے کبھی آج تک نہیں پہنچی۔

حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے یہ مثال دی تھی کہ دیکھو مجمع میں بہت سارے لوگ ہوں اگر کسی کا بچہ گم ہو جائے اور جب ایک دو گھنٹے کے بعد جب وہ بچہ باپ سے ملتا ہے تو بچے کو اور باپ کو کس قدر خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھٹکا ہوا بندہ جب خدا تعالیٰ سے ملتا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور پہنچتا ہے تو بندے کو بھی خوشی پہنچتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ پس حقیقی عید اگر ہے تو یہی عید ہے۔ یہ عید اور جو ہماری ظاہری عیدیں ہیں، یہ اس حقیقی عید کی طرف رہنما ہے۔ عید بھی گھر میں اور وطن میں اچھی لگتی ہے۔ لوگ مسافر ہوں گھر سے باہر ہوں ان کی عیدیں بڑی پھسپھسی ہوتی ہیں۔ ایک شخص اگر جنگل میں ہو چاروں طرف درندے، ڈاکو ہوں، جان خطرے میں ہو اسے عید کی کیا خوشی ہوسکتی ہے۔ عید تو اسی کی ہے جو گھر میں بھی ہو، اپنے بچوں کے ساتھ، بیوی کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ عید منا رہا ہو۔ دوستوں میں ہو خطرات سے محفوظ ہو اسی کی عید ہوسکتی ہے۔ جو انسان خدا کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے، ضلالت اور گمراہی کے جنگل میں مارا مارا پھر رہا ہے اس کی حقیقی عید کیا ہو سکتی ہے۔ عید تو خوشی کا نام ہے اور خوشی دل کے اطمینان، دل کی راحت سے پیدا ہوتی ہے۔ تمام محبتوں کا مرکز تو اللہ تعالیٰ ہے اور ہونا چاہئے۔ ایک مومن کے لئے اس سے کامل محبت چاہئے۔ پس خوشی بھی اسی کو حاصل ہوگی اور حقیقی عید بھی اسی کی ہوگی جو اپنے مولیٰ کے حضور پہنچا ہو گا کیونکہ تمام قسم کی راحتوں، خوشیوں، عیدوں کا سرچشمہ تو وہی پاک ذات ہے۔ پس یہی سچائی ہے جس کو ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود، جلد 2، صفحہ 10، خطبہ بیان فرمودہ مورخہ 20 اکتوبر 1915ء)

حقیقی عید اگر ہم نے منانی ہے تو اپنی روحانی صحت کا علاج کرتے ہوئے، اپنے آپ کو راستے سے بھٹکنے سے بچاتے ہوئے جس کیلئے ہم سب کو کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو شیطان سے بچانے والا اور صحیح راستے پر چلانے والا ہے اس لئے اس سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ زمانے کے امام کو مانا ہے پھر اس کی باتوں پر عمل کرنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ ہم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ سے بھی جوڑ سکیں اور اس طرح اپنی پیدائش کی غرض پوری کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد دعا ہوگی۔ دعا میں ان لوگوں کو خاص طور پر یاد رکھیں جو اُمّت مسلمہ کے فرد ہونے کے باوجود گمراہی اور ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس گمراہی میں پڑے ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے، ہدایت کے سامان کرے۔ حکومتیں، حکومتی سربراہ عوام پر ظلم کر رہے ہیں اور مفاد پرست نام نہاد مذہبی لیڈر عوام کے جذبات غلط طور پر ابھار کر ان سے بھی ظلم کروا رہے ہیں اور ان پر بھی ظلم کروا رہے ہیں۔ عوام دونوں طرف سے پس رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو ان ظلموں سے بھی نکالے، اس گمراہی سے اس ضلالت سے نکالے۔ یہ لوگ جو اپنی عید کی خوشیاں برباد کر رہے ہیں اور دوسروں کی عید کی خوشیاں بھی برباد کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مُنادی کی آواز نہ سن کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو عقل دے اور یہ صحیح راستے پر چلنے والے ہوجائیں۔

پھر اسیرانِ راہِ مولیٰ بھی ہیں۔ ان کیلئے دعا کریں جو بلاوجہ بعض دفعہ دشمنی کی وجہ سے اسیری کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ ان سب احمدیوں کے لئے دعا کریں جن پر احمدی ہونے کی وجہ سے دنیا کے کسی بھی ملک میں سختیاں کی جا رہی ہیں۔ مریضوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مریضوں کو بھی شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ بعض بڑے نافع وجود ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مزید توفیق دے کہ وہ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں۔ دنیا کی عمومی بے چینیاں دور ہونے کے لئے بھی دعا کریں۔ کسی بھی رنگ میں، کسی بھی مشکل میں گرفتار لوگوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مشکلات دور فرمائے۔ واقفین زندگی جو دنیا کے مختلف ممالک میں دین کی خدمت کر رہے ہیں ان سب کے لئے دعا کریں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا: دعا کر لیں۔ دعا کے بعد پھر فرمایا: آپ سب کو عید مبارک ہو اور دنیا میں رہنے والے سب احمدیوں کو عید مبارک۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15 دسمبر 2017)

......☆......☆......☆......

واقفین نو کو دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’واقفین نَو کو جہاں قربانی کا معیار بڑھانا ہے وہاں اپنی عبادتوں کے معیار کو بھی بلند کرنا چاہئے، اپنی وفا کے معیار کو بھی بڑھانا چاہئے۔ اپنے اور اپنے والدین کے عہد کو پورا کرنے کیلئے اپنی تمام صلاحتیوں اور استعدادوں سے کام لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کی خاطر، دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تب اللہ تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور کسی کو بغیر جزا کے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اکتوبر 2016)

(انچارج شعبہ وقف نو بھارت)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20/دسمبر 2017 بروز بدھ نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم عبدالمجید خان صاحب (ابن مکرم عبدالحمید آصف صاحب مرحوم آف فیصل آباد) حال لندن

11/دسمبر 2017 کو 62 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ کراچی، سرگودھا، فیصل آباد اور ربوہ میں قیام کے دوران آپ کو جماعت کے مختلف شعبوں میں خدمت کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ بہت مخلص، نیک اور دعا گو انسان تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الحمید احمد صاحبہ اہلیہ مکرم الحاج شیخ نصیر الدین احمد صاحب مرحوم (مبلغ سلسلہ افریقہ و استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

22/نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم عبد الحمید خان صاحب کی بیٹی تھیں جو کہ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے بھتیجے تھے۔ 1954ء میں اپنے میاں اور ایک بیٹی کے ساتھ نائیجیریا چلی گئیں۔ وہاں لجنہ کی تربیت اور بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ اس کے بعد سیرالیون میں رہیں اور وہاں بھی لجنہ میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی نیک، مخلص اور بزرگ خاتون تھیں۔ جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی بہت شوق اور اخلاص کے ساتھ خدمت کیا کرتی تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی۔ آپ کے میاں اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے جب دوبارہ نائیجیریا اور پھر زیمبیا روانہ ہوئے تو اس دوران آپ نے اکیلے ہی اپنے بچوں کی پرورش کی۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے چار بچے مختلف رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد صاحب مرحوم (کراچی)

طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی 91 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ محترم غلام احمد صاحب بدوملہی (مربی سلسلہ) کی بڑی بہو تھیں۔ تحریک جدید کے دفتر اوّل کی مجاہدہ تھیں۔ اپنے حلقہ میں سیکرٹری مال اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نیز شاہ فیصل کالونی میں بطور صدر لجنہ بھی خدمت بجالاتی رہیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں اور علاقے کے غیر احمدی بچے بھی آپ کے پاس قرآن پڑھنے کیلئے آتے تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ دوسروں کے کام کر کے خوشی محسوس کرتی تھیں۔ خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کا ایک پوتا جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

(3) مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب مرحوم (فیصل آباد)

4/نومبر 2017ء کو ہارٹ اٹیک سے 48 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت نیک اور باوفا انسان تھے۔ اپنی جماعت میں ناظم اطفال، قائد خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت اور خلافت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) Mrs Xui Zhay Ying (آف صوبہ Anhui چین)

19/نومبر 2017ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے 75/76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 2003ء میں بیعت کی تھی اور جماعت کے ساتھ بہت اخلاص کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم محمد عثمان چو صاحب (انچارج مرکزی چینی ڈیسک) کی اہلیہ کی سب سے بڑی بہن تھیں۔

(5) مکرم لطیف احمد کھوسہ صاحب (بحریہ ٹاؤن حب، کراچی)

16/جون 2017ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نماز کے پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت دیندار، ہنس مکھ، مہمان نواز اور ہمدرد انسان تھے۔ جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ نوافل اور صدقات کی عادت تھی۔ ایم ٹی اے سے بڑا لگاؤ تھا اور حضور انور کا خطبہ بڑی باقاعدگی سے سنتے تھے۔ اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کی۔

(6) مکرم محمد احمد خورشید صاحب ابن مکرم خورشید احمد صاحب (57 گھیالہ ضلع فیصل آباد)

27/اکتوبر 2017ء کو 49 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق قادیان کے قریبی گاؤں بھینی بانگر سے تھا۔ بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت سادہ، منکسر المزاج، بےنفس، بے ریا، سچائی کا ساتھ دینے والے غریب پرور انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ اچھا تعلق تھا۔ چندوں میں باقاعدہ تھے اور ہر جماعتی کام کو ذمہ داری سے سرانجام دیتے تھے۔ آپ محکمہ پولیس میں ہیڈ کانسٹیبل تھے۔

(7) مکرم ملک محمد سلیم صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب، سابق صدر جماعت (بھڑتاں والہ ضلع سیالکوٹ)

10/اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو چھ سال بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق ملی۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ مختلف جماعتی و تنظیمی خدمات کی توفیق پائی۔

(8) مکرم خضر حیات چیمہ صاحب ابن مکرم غلام قادر صاحب، (چک نمبر 84/F تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور)

4/اکتوبر 2017ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو تین سال بطور صدر جماعت اور دو سال بطور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی۔ واقفین زندگی کے ساتھ بڑا محبت وپیار کا تعلق تھا۔ مہمان نواز، غریب پرور، بکثرت صدقہ وخیرات کرنے والے، پانچ وقت کے نمازی، تہجد گزار، دعا گو اور بزرگ انسان تھے۔

(9) مکرم بشیر احمد شاہد صاحب ابن مکرم حشمت علی صاحب (دارالرحمت شرقی، ربوہ)

23/اگست 2017ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں۔ بہت مخلص، باوفا اور خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق رکھتے تھے۔ بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ ساری اولاد فرمانبردار اور خلافت کی شیدائی ہے۔ آپ ربوہ میں لمبا عرصہ کراچی ہیئر ڈریسر کے نام سے کام کرتے رہے۔

(10) مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مشتاق احمد شائق صاحب (ٹورانٹو، کینیڈا)

4/نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی نواسی اور محترم چوہدری محمد عبدالرزاق صاحب کی بیٹی تھیں۔ سادہ مزاج خاتون تھیں۔ گزشتہ پانچ چھ سال سے صاحبِ فراش تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21/فروری 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں تین نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ لبنیٰ احمد بنت مکرم جمیل احمد صاحب (لیوٹن) کا ہے۔ یہ عزیزم لبید الحق ابن مکرم دبیر الحق صاحب لندن کے ساتھ بارہ ہزار پانچ سو پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ ملیحہ یحییٰ بنت مکرم ڈاکٹر محمد یحییٰ صاحب لندن کا ہے جو عزیزم فرید الحق ابن مکرم دبیر الحق صاحب کے ساتھ بارہ ہزار پانچ سو پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: یہ دونوں لڑکے جو ہیں، دلہا، جن کے نکاح ہو رہے ہیں، یہ جڑواں ہیں اور مکرم مولانا نور الحق صاحب کے پوتے ہیں اور صحابی کی نسل میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی نیکیوں پر قائم رکھے اور آئندہ نسلیں بھی ان کی اللہ تعالیٰ نیک پیدا فرمائے اور نکاح ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

اس کے بعد حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: تیسرا نکاح ہے

Miss Ines Aicha Doobory daughter of Mr Aslam Doobory of France. It has been settled with Mr Sebastien Ataul Haye Rea son of Mr Robert Rea of France at a Haq Mehr of 8000/-Euros.

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

May Allah bless your Nikah in every respect.

اب دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2/فروری 2018)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو
ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ (ترمذی)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین
قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ   الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq   Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS   نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s : 9906928638

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ○

اوراگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے ۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے ۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ایسے اکثر وبیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

’’خدا کی قسم‘‘

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

Prop. Zuber

Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

IRS

INDIAN ROLLING SHUTTERS

WHOLESALE DEALER

SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS

Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI

Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)

Mobile : 09849297718

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM

R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352

Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless

RS TRADERS

Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

SUIT SPECIALIST

Proprietor

SYED ZAKI AHMAD

Bandra, Mumbai

Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382

CCTV FOR HOME SECURITY

Santosh Nagar, Hyderabad

baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176

Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.

➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com

www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com

Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ شجاپور ضلع ندیا صوبہ بنگال میں مورخہ 11 فروری 2018 کو بعد نماز عشا مکرم محمد جمیل الدین صاحب امیر ضلع ندیا کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد عرض الدین صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم محمد فیض الدین صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شہادت حسین صاحب معلم سلسلہ، مکرم محمد عرض الدین صاحب، مکرم محمد فیض الدین صاحب، مکرم محمد عطاء الرحمن صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد صابر ملا، مبلغ انچارج ندیا)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

☆ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 18 فروری 2018 کو مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ظفر احمدی صاحب نے کی۔ نظم عزیز تحسین احمد نے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب، مکرم سید شارق مجید صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ عزیز عطاء القیوم نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ صدارتی خطاب کے بعد ایک محفل سوال وجواب بھی منعقد کی گئی۔ اس موقع پر مقابلہ حفظ متن پیشگوئی مصلح موعودؓ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

☆ جماعت احمدیہ بھرتپور (صوبہ بنگال) میں مورخہ 20 فروری 2018 کو بعد نماز عشا مکرم نیک بخش صاحب صدر جماعت بھرتپور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز کبیر الاسلام نے کی۔ نظم عزیز معراج الشیخ نے پڑھی۔ عزیز ظاہر الشیخ نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ بعدہ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(مشرف حسین، معلم سلسلہ بھرتپور، بنگال)

☆ مورخہ 20 فروری 2018 کو بعد نماز عصر مسجد الحمد مومن منزل سعید آباد حیدرآباد میں مکرم سیٹھ سہیل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز سلمان صابر نے کی۔ مکرم حامد اللہ غوری صاحب نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ عزیز عرفان احمد قریشی نے حضرت مصلح موعودؓ کا پاکیزہ منظوم کلام "اے حسن کے جادو مجھے دیوانہ بنادے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ عزیز رضاء الدین غوری، مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم شیخ نورمیاں صاحب معلم سلسلہ اور مکرم حمید احمد غوری صاحب نائب صدر انصار اللہ بھارت برائے جنوبی ہند نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ بعد ازاں مقابلہ حفظ متن پیشگوئی میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار و خدام کو انعامات دیئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(سید ابوالحسن سلیم، سیکرٹری اصلاح وارشاد حیدرآباد)

☆ جماعت احمدیہ پٹنہ میں مورخہ 20 فروری 2018 کو مکرم شاہ محمود احمد صاحب نائب امیر ضلع پٹنہ وگیا کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم سید طارق احمد صاحب نے پڑھی۔ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے "حضرت مصلح موعود اور خدمت قرآن" کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(سید وحید الدین احمد، مبلغ انچارج پٹنہ وگیا)

☆ جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 25 فروری 2018 کو احمدیہ مسجد ممبئی میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر اور درس کے بعد احمدیہ قبرستان میں اجتماعی وقار عمل ہوا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم منور الدین ظہیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز توصیف احمد گڈے نے کی۔ نظم عزیز سرمد رانچوری نے پڑھی۔ متن پیشگوئی عزیز علیم احمد نے سنایا۔ بعدہ عزیز عتیق احمد گڈے نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد خدام کا بھی الگ پروگرام ہوا۔ آخر پر عزیز علیم احمد ولد مکرم شمیم احمد خان صاحب کی تقریب آمین ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (جعفر علی خان، معلم سلسلہ ممبئی)

......☆......☆......☆......

وصایا

منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8606: میں رفیق النساء زوجہ مکرم نصیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن نیم چینی ضلع لکھیم پورکھیری صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 نومبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/500 روپے بذمہ خاوند، زیور طلائی کان کے ٹاپس ایک جوڑی 3 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی پازیب ایک جوڑی 100 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: عارف احمد خان غوری　　الامۃ: رفیق النساء　　گواہ: منظہر احمد

مسل نمبر 8607: میں خوش نصیب بیگم زوجہ مکرم ماجد احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1985، ساکن اودے پور کٹیا ڈاکخانہ گھوسگواں ضلع شاہ جہانپور صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 نومبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 1 لاکھ روپے بذمہ خاوند، زیور طلائی کان کے جھمکے ایک جوڑی 6 گرام، گلے کا ہار ایک عدد 9 گرام، نتھ ایک عدد 2 گرام، ٹیکا ایک عدد 3 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)، زیور نقرئی ایک جوڑی پازیب 200 گرام، ہاتھ پھول 6 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: عارف احمد خان غوری　　الامۃ: خوش نصیب بیگم　　گواہ: امّن خان

مسل نمبر 8608: میں چودھری مبشر احمد ولد مکرم چودھری بشیر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، ریٹائرڈ عمر 63 سال پیدائشی احمدی، ساکن تلاکور ضلع یمنا نگر صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 دسمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 6 مرلہ زمین پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/23000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: طاہر احمد ناصر　　العبد: چودھری مبشر احمد　　گواہ: محمد قاسم

مسل نمبر 8609: میں خورشیدہ بیگم زوجہ مکرم چودھری مبشر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن تلاکور ضلع یمونہ نگر صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 دسمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: طاہر احمد ناصر　　الامۃ: خورشیدہ بیگم　　گواہ: محمد قاسم

مسل نمبر 8610: میں عائشہ خاتون زوجہ مکرم محمد صابر ملّا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھرتپور ڈانگا پاڑا ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 نومبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی چین 12 گرام، چوڑی 3 گرام، کان کی رنگ 4.5 گرام، ٹکوا 0.5 گرام، انگوٹھی 2.830 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: رستم احمد　　الامۃ: عائشہ خاتون　　گواہ: محمد صابر ملّا

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 8-March-2018 Issue. 10

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن آپؐ کی باتوں اور سنت پر عمل نہیں کرتے

ان کی یہ حالت ہم احمدیوں کو اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم اپنی تمام تر کوششوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کی کوشش کریں، جو اسلام کی تعلیم ہے اور جس کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے قائم فرمایا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2/مارچ 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام میں ہر موقع پر اچھے اخلاق اپنانے اور ظاہر کرنے کی جتنی تعلیم دی گئی ہے کسی اور مذہب میں اس طرح تفصیل سے ان کا بیان نہیں کیا گیا۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمان اس لحاظ سے عموماً نچلے ترین درجہ پر سمجھے جاتے ہیں۔ غیر مسلم ان پر انگلی اٹھاتے ہیں کیونکہ جو کچھ یہ کہتے ہیں ان کے عمل اس کے خلاف ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو اخلاق کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔ مسلمان عمومی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن آپؐ کی باتوں اور سنت پر عمل نہ ہونے کے برابر ہے۔ مسلمانوں کی اسی حالت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ لیکن اس طرف بھی یہ لوگ توجہ دینے سے انکاری ہیں اور انتہائی گندی اور غلیظ زبان حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے ماننے والوں کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ بھی یہ بھگت رہے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہم احمدیوں کو اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم اپنی تمام تر کوششوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کی کوشش کریں۔ آنحضرت ﷺ کے عمل کو ہم دیکھیں تو آپ کے اخلاق کے حیرت انگیز معیار ہمیں نظر آتے ہیں۔ کہیں آپ ایک بیوی سے دوسری بیوی کے چھوٹے قد کا مذاق اڑانے پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہیں۔ کہیں آپ بچوں کے اخلاق بلند کرنے کی نصیحت فرماتے ہیں کہ لوگوں کے پھلوں کے درختوں پر پتھر مار کر ان کا پھل ضائع نہ کرو۔ پھر ایک بچے کو تیزی سے اپنے ہاتھ تھالی پر پھیرنے کی وجہ سے فرمایا کہ پہلے بسم اللہ پڑھو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ پس بچوں کی تربیت بھی اس رنگ میں کرنی چاہئے تا کہ بڑے ہو کر اعلیٰ اخلاق پیدا ہوں۔

ایک مرتبہ ایک شخص کو فرمایا کہ اگر تم ساری برائیاں نہیں چھوڑ سکتے تو جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ حضور انور نے فرمایا: ہمیں اپنے بھی جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہمارے یہ معیار ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کے بارے میں فرمایا کہ گناہ کبیرہ یہ ہے کہ اللہ کا شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، راوی کہتے ہیں کہ آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ غور سے سنو۔ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ آپ نے یہ بات کئی بار دہرائی اور کہتے چلے گئے راوی کہتے ہیں ہم نے خواہش کی کہ کاش حضور صلی اللہ علیہ وسلم اب خاموش ہو جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ جل شانہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ یعنی تو ایک بزرگ خلق پر قائم ہے سو اس کے معنی یہ ہیں کہ تمام قسمیں اخلاق کی، سخاوت ہے، شجاعت ہے، عدل ہے رحم، احسان، صدق اور حوصلہ وغیرہ تجھ میں جمع ہیں۔

فرمایا: انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں یا ابتلا کی حالت میں یا انعام کی حالت میں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتا نہیں مل سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مکمل کرنے تھے اس لئے کچھ حصہ آپ کا مکی ہے اور کچھ مدنی۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا اور قوی اعجاز اخلاق ہی کا دیا گیا جیسے کہ فرمایا وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ۔ یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک قسم کے خوارق، قوت ثبوت میں، جملہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بجائے خود بڑھے ہوئے ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی اعجاز کا نمبر ان سب سے اول ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ نہیں بتلا سکتی اور نہ پیش کر سکے گی۔ فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاق سیئہ کو چھوڑ کر خصائل حسنہ کو لیتا ہے اس کے لئے وہی کرامت ہے۔ مثلاً اگر بہت ہی سخت تند مزاج اور غصہ ور ان بد عادات کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا امساک کو چھوڑ کر سخاوت اور حسد کی بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے تو بیشک یہ کرامت ہے اور ایسا ہی خود ستائی اور خود پسندی کو چھوڑ کر جب انکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو یہ فروتنی ہی کرامت ہے۔

فرمایا کہ پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کراماتی بن جاوے۔ انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایک ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دور تک پہنچتا ہے۔ مؤمن کو چاہئے کہ خلق اور خالق کے نزدیک اہل کرامت ہو جاوے۔ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اخلاق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہیں جو آجکل کے نو تعلیم یافتہ پیش کرتے ہیں کہ ملاقات وغیرہ میں زبان سے چاپلوسی اور مداہنہ سے پیش آتے ہیں اور دلوں میں نفاق اور کینہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ اخلاق قرآن شریف کے خلاف ہیں۔ دوسری قسم اخلاق کی یہ ہے کہ سچی ہمدردی کرے دل میں نفاق نہ ہو اور چاپلوسی اور مداہنہ وغیرہ سے کام نہ لے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے۔ جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خیر ہو جاتے ہیں۔ پس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے کیونکہ نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے۔ بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ سائل کو دیکھ کے چڑ جاتے ہیں۔ اتنا نہیں سوچتے کہ سائل اگر باوجود صحت کے سوال کرتا ہے تو خود گناہ کرتا ہے۔ اس کو کچھ دینے میں تو گناہ لازم نہیں آتا۔ پس یاد رکھو کہ سائل کو نہ جھڑکو اس سے ایک قسم کی بد اخلاقی کا بیج بویا جاتا ہے۔ اخلاق یہی چاہتا ہے کہ سائل پر جلد ہی ناراض نہ ہو یہ شیطان کی خواہش ہے کہ وہ اس طریق سے تم کو نیکی سے محروم رکھے اور بدی کا وارث بنائے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ہمارے معاشرے میں عموماً والدین کے بارے میں یہ سوال ہوتا ہے کہ والدین اگر احمدی نہیں یا مخالفت کر رہے ہیں تو کس طرح ان کا احترام قائم کرنا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی کو ان کے والد کے بارے میں نصیحت فرمائی کہ ان کے حق میں دعا کیا کرو اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہئے۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ اخلاق ہی ہیں جو انسان اور جانوروں میں فرق کرتے ہیں۔ جانور حلال اور حرام میں تمیز نہیں کرتا۔ ایک بیل کبھی یہ تمیز نہیں کرتا کہ یہ ہمسائے کا کھیت ہے اس میں نہ جاؤں۔ جو لوگ اخلاقی اصولوں کو توڑتے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے، یتیموں کا مال کھانے میں کوئی تردد و تامل نہیں کرتے، تو پھر ایسے انسانوں کا ٹھکانہ دوزخ بن جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ایک برائی تکبر کی ہے جو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاق رذیلہ کے بہت سے جن ہیں اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں مگر سب سے آخری جنّ تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے۔ فرمایا کہ بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے۔ اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے۔ بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے دولتمند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے۔ بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں ان سب سے بچنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آ جاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔ ہم تجربے سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزارہا دعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں اسوہ رسول پر چلتے ہوئے اپنے اخلاق کو ہر لحاظ سے اور ہر موقع پہ اور ہر جگہ اور ہر صورت میں بہتر سے بہتر کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہمارے اخلاق کے معیار اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں نہ کہ دنیا دکھاوے کے لئے۔ مخلوق کی سچی ہمدردی ہمارے دلوں میں پیدا ہو۔ تقویٰ کے معیار بلند کرنے والے ہم ہوں۔ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو ہماری سوچ ہر وقت یہ رہے کہ ہمارا کوئی عمل اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی بدنامی کا باعث نہ بنے بلکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو ہم پھیلانے والے ہوں اور دنیا کو اس سے متاثر کرنے والے ہوں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ہم اپنے اخلاق کے معیاروں کو بڑھانے کی ہر وقت کوشش کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھک کر دعا سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اس کے حصول کے لئے مدد طلب کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم شیخ عبدالمجید صاحب ابن شیخ عبدالحمید صاحب حلقہ ڈیفنس سوسائٹی کراچی کا ہے۔ 15/فروری کو 88 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور انور نے مرحوم کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad